REGISTERED No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۲۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۷ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۱۴

اخبار کی بہار

ابتدائی لازمی تعلیم کا سوال ترقی پاتا جاتا ہے۔ اور امید قوی ہے کہ آخر کار قانون کی شکل میں آکر ملک جہالت سے نکلنے کی راہ پائیگا۔

ابتدائی تعلیم کی حقیقت ذیل کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے کہ امریکہ میں تمام آبادی کا ۲۰ فیصدی حصہ ابتدائی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور کینیڈا۔ آسٹریلیا اور سوئٹزرلینڈ اور برٹن کلاں اور آئرلینڈ میں اوسط ۲۰ سے ۱۷ فیصدی تک ہے۔ جرمنی آسٹریا۔ ہنگری۔ ناروے سینڈرلینڈ میں اوسط ۱۵ فیصدی تک فرانس میں ۱۴ فیصدی سویڈن میں ۱۴ ڈنمارک میں ۱۲ بلجیم میں ۱۲ جاپان میں ۱۱ فیصدی۔ اٹلی یونان اور سپین میں ۹۰۸ فی صدی پرتگال اور روس میں ۴ تا ۵ فیصدی لیکن ہندوستان میں ۱۰۹ فی صدی ہے۔ اور سبب یہ ہے کہ جہاں اس میں ترقی ہے۔ وہاں طریقہ تعلیم لازمی ہے اور مفت صرف ہندوستان ہی ایک بد نصیب ملک ہے۔ کہ جہاں نہ تعلیم لازمی ہے اور نہ مفت۔ اس لئے اب تک یہ ملک جہالت میں ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ ملک کے بیدار مغز لوگوں کی خاص توجہ اس طرف درکار ہے۔

دربار قیصری کے لئے ایک کروڑ ۰۰ لاکھ روپیہ منظور ہوا ہے۔ منجملہ اُس کے ۹۵ لاکھ روپیہ گورنمنٹ انڈیا کے لئے ہے۔ اور ۵ لاکھ روپیہ لوکل گورنمنٹوں کے لئے ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کے حصے میں ۰۰ ہزار ہے کیونکہ بوجہ قربت دہلی کے خرچ کم ہوگا۔ ممالک متوسط کے لئے ایک لاکھ برہما کے لئے ایک لاکھ ۲۵ ہزار بنگال کے لئے ۳ لاکھ مشرقی بنگال اور آسام کے لئے ۲½ لاکھ صوبجات متحدہ کے لئے ایک لاکھ ۸۵ ہزار مدراس کے لئے ۲½ لاکھ گورنمنٹ بمبئی کے لئے ۲ لاکھ۔

ہندوستان کی آبادی از روئے تازہ مردم شماری ۳۱ کروڑ ۵۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔

حضور ملک معظم کے ساتھ ولایت سے ۲۵ خاص مصاحب اور ارکان دولت آئیں گے اور ہز مجسٹی کے لئے دو سپیشل ٹرینیں درکار ہونگی۔

منچوریا میں چنڈو پینے کی ممانعت کا آج سے نافذ العمل ہوا اور جتنی افیون سرکاری گوداموں میں موجود تھی وہ حکام کے روبرو جلادی گئی۔ شاباش

ٹرکی نے ۱۰ کروڑ فرانک پیرس میں قرضہ لیا ہے۔

کالے پانی سے ۱۵ آدمی ابھی لوٹے ہیں جن میں ایک عورت ہے۔

اعلیٰ حضرت بادشاہ سلامت ہندوستان میں وسط دسمبر سے آخری جنوری تک قیام فرماوینگے۔

لارڈ کچنر دربار تاجپوشی لندن کے زمانہ میں تمام افواج شاہی کے افسر اعلیٰ رہیں گے۔

بلوچستان میں گانجا اور چرس پر کچھ محصول لگایا جائے گا۔

طاعون کی وجہ سے پنجاب کے انگریزی و دیسی علاقوں کی آبادی ۵۸۲۵۰۴ اشخاص کی کمی واقعہ ہوگئی ہے۔ اور اب تک یہ جانکاہ مرض پیچھا چھوڑتا نظر نہیں آتا۔

روس کو چین کا جواب موصول ہوگیا۔ اور وہ ضروری پہلوؤں سے طمانیت بخش خیال کیا جاتا ہے۔ مگر چین کو ابھی جزوی امور کا صراحت کے ساتھ جواب دینا پڑیگا

کلکتہ ہائیکورٹ میں کثرت کار کی وجہ سے دو ججوں کا اضافہ ہوگا

گورنمنٹ کالج لاہور کی تعطیلات گرما کا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ۱۵ جون کو کالج بند ہوکر ۱ ستمبر کو کھلا کرے۔

ایک سرکاری کاغذ سے معلوم ہوتا ہو کہ ہندوستان میں مروجہ کاغذ ولایتی بنانے کے اس وقت بفضل خدا آٹھ کارخانے جاری ہیں۔ تین احاطہ بمبئی میں اور چار بنگال میں ہیں۔ اور ایک پیپر مل لکھنؤ میں ہے بمبئی میں دو کارخانے بالکل بطور پرائیویٹ ملکیت کے ہیں۔ ان آٹھوں کارخانوں پر ستر لاکھ ۳۲ ہزار روپیہ خرچ آچکا ہے۔ سرکاری دفاتر میں جو سفید اور نیلا فلسکیپ خرچ ہوتا ہے۔ وہ اکثر ہمیں کی ساخت ہے اور ایسی ہی بلاٹنگ (جاذب) اور نوٹ پیپر اور لفافے بھی سرکاری دفاتر میں کام آتے ہیں۔ ان کا بھی ایک معقول حصہ ہمیں سے بہم پہونچایا جاتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں ہندوستان میں ۴½ کروڑ پونڈ وزنی کاغذ بنایا گیا ہے۔ جس کی مالیت ۱۷ لاکھ ۹۴ ہزار ۷۴۴ روپیہ تھی۔ ان کاغذی کارخانوں پر چار ہزار ۲۷۶ آدمی کام کرتے ہیں۔ یہ مسلسل ملازم ہیں ۱۸۸۵ء سے اب تک سرمایہ ان کارخانوں کا تقریبا دو چند ہو گیا ہے۔ اور ملازموں اور نوکروں کی تعداد اس عرصہ میں چار چند ہو گئی ہے۔

بنگال میں جو انجمن اس غرض سے قائم ہے کہ ہندوستانی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اسلئے وظیفے دیے جاوینگے۔ کہ ممالک غیر میں فنون اور انڈسٹری کے عملی تجربہ میں مہارت پیدا کریں۔ ان امیدواروں کے انتخاب کرنے میں صرف لیاقت اور شوق کا لحاظ رکھیں گے۔ عام اس سے کہ ہندو ہو یا مسلماں۔

روسی اور چینی تعلقات پھر نازک ہو گئے ہیں۔ روس کا خیال ہے کہ چین کے جوابات غیر دوستانہ اور شرائط عہدنامہ کے خلاف ہیں۔ چنانچہ روس نے پھر ایک یادداشت روانہ کی ہے۔ جس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے پہونچتے ہی جانبین کے سارے تعلقات منقطع ہو جاوینگے۔

تار کی بہار

۵ مارچ کا تار اخبار بنگالی میں چھپا ہے۔ کہ ڈھاکہ میں ایک انقلابی پمفلٹ کالجیٹ اسکول۔ انجنئرنگ اسکول اور بورڈنگ ہوس کے دروازوں پر چسپاں پایا گیا ہے۔ اب پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

۱۶ مارچ کا تار کلکتہ سے مظہر ہے کہ بوقت صبح گورنمنٹ ہوس کلکتہ میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس بصدارت ہز ایکسیلنسی وائسرائے منعقد ہوا حاضرین کی تعداد خاطر خواہ تھی اور گیلریاں وزیٹروں اور لیڈیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ سر گالی فلیٹ وڈ ولسن ممبر مال نے پیپر کرنسی بل ہز ایکسیلنسی کمانڈر ان چیف بہادر نے ہندوستانی فوجوں کے بل پاس کرنے کی تحریک کی جو منظور ہوئی اور آنریبل مسٹر شیل کی تحریک پر پیدائش اور اموات اور شادی کی رجسٹری کی ترمیم کرنے والا بل پاس کیا۔ بعد ازاں مسٹر جنکین نے قانون انسدادی مجالس مغویانہ ایک تقریر کے ساتھ پیش کیا جو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا اور آنریبل مسٹر گوکھلے کا ابتدائی تعلیم کا مسودہ پیش ہوا۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ولایت کی خبر چھپی ہو کہ ۲۷ مارچ کو نیویارک سے تار آیا ہو کہ کل ایک دس منزلہ مکان میں آگ لگ گئی جسمیں کہ سوداگری کے تمام سامان بھرے ہوئے تھے۔ ۵۰ لڑکیاں مکان میں جلکر اور گرکر ہلاک ہو گئیں ۳۵ دسویں فرش پر گرکر ہلاک ہو گئیں۔ اور ۲۰ اسی طرح ہلاک ہوئیں جو نویں فرش پر گرکر ہلاک ہوئیں۔ اور دو معاو تین تین کشتی گر کر ہلاک ہو گئیں اور بعض نے ایک دوسرے کیبل کو پکڑ کر گلی میں اترنا چاہا اور ہلاک ہو گئیں۔ کیونکہ وہ کیبل ٹوٹ گیا اور وہ گر پڑیں۔ اور دوسری بیسیوں اپنے کمروں میں ہلاک ہو گئیں۔ اور بیسیوں مجروح ہو کر شفاخانوں میں بھیجی گئیں +

مشنری اور کلیسیائی خبریں

مینچسٹر میں ایک خادم الدین نے اپنے وعظ میں فرمایا کہ خدا نے عورت کو آدم کی پسلی سے بنایا۔ اُس کے سر سے نہیں کہ اُس پر سرداری کرے نہ اُس کے پاؤں سے کہ وہ اُس کے پاؤں میں تابع ہی جاوے۔ بلکہ اُس کے پہلو سے کہ وہ برابری کا حق رکھے۔ بلکہ اُس کی پسلی سے تاکہ اس کی زیر حفاظت رہ کر اُس کے دل کے نزدیک محبت کی شے بنی رہے"۔

ملک ناروے میں۔ ۷ کرسچن اینڈیور سوسائٹیاں ہیں نیوزیلینڈ سے خبر آئی ہے کہ تھیوسافی کے وسیلے سے مسیحی مذہب وہاں پھیلتا جاتا ہے اور مشنریوں کی مانگ وہاں زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

پادری جے لیپٹروبائی کلا بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ چند گزشتہ سالوں سے اسکول کے پرانے طلباء بہت سے مسیحی ہو چکے ہیں اور اب بھی ان مدارس میں اکثر متلاشی ہیں اور چار مختلف زبانوں میں انجیلیں اور رسالے بڑی مقدار میں تقسیم ہو چکے ہیں۔

پادری اے۔ سی ڈیلڈرن صاحب جو چرچ چیپ سائیڈ لنڈن نے اپنے ایک درس میں فرمایا کہ میں بیٹے پر سے مُردوں کے لئے دعا کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن اگر اس سے تسلی اور امید حاصل ہو سکتی ہے تو کرو۔ کیوں ایک آوارہ گم شدہ نوجوان مرحوم کیلئے دعا نہ کیجاوے جس حال میں کہ خدا محبت ہے تو کیا خدا کی محبت رک سکتی ہے؟ کیا کوئی الیکٹری سٹی کو روک سکتا ہے؟ تو وہ خدا کی محبت کو روکے۔



فہرست مضامین

اڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر۲

ہر ایک چیز بنائے جانے کے وقت نہایت عمدہ اور خوبصورت ہوتی ہے اور بنانے والے کی حکمت اور دانائی کا اظہار کرتی ہے۔ لیکن زمانہ کے گزرنے کے بعد وہ بگڑ کر ناکارہ رہ جاتی ہے۔ کیونکہ تمام چیزیں فنا ہے اور فنا پذیری ہونے کی وجہ سے یہ حالت لازمی معلوم ہوتی ہو۔ مگر خالق مطلق نے صرف ایک چیز ایسی بنائی تھی جس پر فنا کا اطلاق آنہیں سکتا تھا بلکہ وہ ہمیشہ رہنے والی تھی اور وہ انسان کی روح تھی پر گناہ کے سبب سے اس میں تغیر ہو سکتا تھا۔ جس کی خبر پہلے پاک پیدا شدہ آدم کو دی گئی تھی۔ اور اُسے خبردار کیا گیا تھا کہ مبادا وہ گناہ کی آزمائش میں پڑکر اُس کے خوفناک نتیجوں میں پھنس جاوے۔ افسوس کہ شیطان کے بہکانے سے وہ اور اُس کی زوجہ دونوں گناہ میں گرفتار ہو گئے اور بگڑ گئے اور نہ صرف وہ بلکہ اُن کے بعد اُن کی اولاد بھی گناہ کی مرتکب ہو گئی اور یوں نسل انسانی گناہ میں پھنس گئی۔

اگر ہمارے اوّل باپ آدم کی حالت خدا کے حضور بہ سبب حکم عدولی کے بدل نہ جاتی تو وہ پاک حالت کا تغیر نہ ہوتا اور غصہ اور انسان کی جُدائی پیدا نہ ہوتی پر جب گناہ کے سبب سے وہ حالت بدل گئی اور اُس کے سبب سے وہ تمام حقوق تلف ہو گئے۔ جو بیگناہی کی حالت میں حاصل تھے اور برگشتگی کی خرابیاں اُٹھانی پڑیں تو وہ بگڑی حالت تمام بنی آدم پر آ گئی اور انسان زیادہ زیادہ گناہوں میں گرفتار ہونے سے ابتر حالت میں پڑتے چلے گئے۔ اور گناہ نے دنیا کو ماتم کدہ بنا دیا۔ اور تمام اصلی خوشیاں اور دل کی شادمانی اور قربت الٰہی دور ہو گئی۔ پر مالک و خالق خدائے عظیم نے انسان کو ایسی غمناک اور مصیبت کی حالت میں چھوڑنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اگرچہ انسان نااُمیدی کی دلدل میں گرفتار ہو گیا تھا۔ لیکن اُس کے خالق نے اُس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے قدیم الایام سے ایک راہ نجات ٹھہرا رکھی تھی اور وہ اپنی محبت کے اظہار کے لئے کر دکھلائی۔ پر اُسی وقت دفعتاً اس نجات دہندہ نبی آدم کو نہ بھیجا۔ بلکہ اُس کے لئے کوئی خاص وقت مقرر کیا اور رفتہ رفتہ زمانوں کے گزرنے کے بعد اگرچہ اُس کی خبر اپنے نبیوں کی معرفت دیتا رہا پر اُسکے ظاہر ہونے میں کچھ عرصہ لگا اور آخر کار انسان کی اس حالت زار کو درست کرنے کے لئے گنہگاروں کے دوست اور نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کو جو خدا کا کلمہ اور ہمیشہ سے خدا کے ساتھ تھا محبت اور پیار کے عجیب جوش سے جہان کو بچانے کے بڑے کام کے لئے بھیج دیا جس کے انجام دینے کے لئے ضرور ہوا کہ وہ انسانی شکل اختیار کرے اور اس دنیا میں گرا انسان کی ضمانت کا کام جس کے بغیر بہت مشکل بلکہ ناممکن تھی۔ اپنے ذمہ لے۔ چنانچہ اُس کو ایسا کرنا پڑا اور وہ مجسم ہو کر اور انسانی شکل و صورت لے کر پیدا ہوا اور شروع سے گناہ سے مبرا رہا اور گناہوں کا کفارہ دیا جس کا مفصل بیان انجیل مقدس میں لکھا ہوا ہے۔ جو چاہے بخوبی پڑھ کر واقف ہو سکتا ہے۔

اکثر سوال پیش آتا ہے کہ کیا انسان نیک کام کرنے کے وسیلے سے نجات نہیں پا سکتا ہے؟ اس کا جواب صاف اور سیدھا یہ دیا جا سکتا ہے کہ ہاں نجات پا سکتا ہے اگر خدا کی مرضی کے مطابق جیسا کہ اُس کے احکام کی تکمیل پوری ہو گئی ہو تو نجات کی راہ میں کوئی روک نہ ہو گی اور یہ بات صاف ہے کہ اگر تمہارے تمام کام کامل ہیں اور اگر پیدا ہونے کے وقت سے مرتے دم تک تم نے کبھی خدا کے قانون کے خلاف عمل نہیں کیا ہے۔ اور اگر تم تمام کاموں کو کہ جن سے خدا خوش ہوتا ہے اور جو اُس نے تم پر فرض ٹھہرا دیئے ہیں کما حقہ پورا کر چکے ہو تو ان کے سبب سے تم ضرور بہشت میں داخل ہو سکتے ہو کسی قسم کی رکاوٹ اس کام میں نہ ہو گی۔ مگر یہ ایک ایسی بات ہے جو انسان کے دل کے بگڑنے اور گناہ آلود ہونے کے سبب سے ناممکن ہو گئی ہے۔ اور کوئی فرد بشر تمام باتوں میں کامل اور راست نکل نہیں سکتا۔ یا وہ ایک بات میں یا وہ دوسری بات میں۔ یا وہ قول میں یا فعل میں یا خیال میں ضرور غلطی اور گناہ

دغلت یا مجبول کریگا اور مستوجب سزا اور عتاب کے ٹھہریگا۔ کیونکہ گناہ کا قدم دنیا میں آچکا ہے اور انسان خواہ مخواہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے چاہے وہ کتنا ہی گناہ سے بچنا کیوں نہ چاہے۔ وہ ضرور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہی انجیل مقدس کی ذیل کی آیات اس کے متعلق قابل غور ہیں۔

(۱) کیونکہ کچھ فرق نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ الخ رومیوں ۳:۲۲ و ۲۳

(۲) کیا یہودی اور کیا یونانی سب کے سب گناہ کے تلے دبے ہیں رومیوں ۳:۸

(۳) اس لئے خدا نے سب کو بے ایمانی کی قید میں چھوڑا تاکہ سب پر رحم فرماوے رومیوں ۱۱:۳۲۔

(۴) پر کتاب نے سب کو گناہ کے تحت شمار کیا تاکہ وہ وعدہ جو یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے سے ہے ایمانداروں کو دیا جاوے

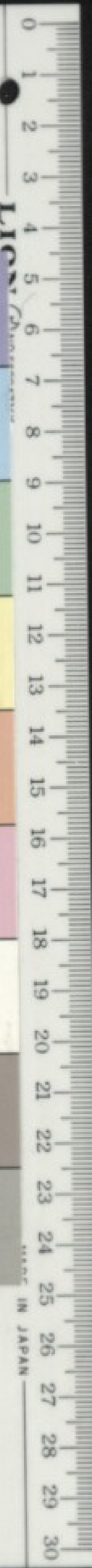
مندرجہ بالا آیتوں سے انسان کا گناہ میں مبتلا ہونا پایا جاتا ہے۔ اس لئے کوئی اُمید نہیں ہے کہ وہ اپنے کاموں سے بچ سکے اور بہشت کا اُمیدوار ہو سکے۔ پر دوسرا وسیلہ رحم کا بتایا گیا ہے جس کے ذریعہ سے گنہگار کے لئے اُمید پیدا ہوتی ہے اور گنہگار فضل کے وسیلے سے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے۔ اس کے فضل کے سبب اس مخلصی کے وسیلے سے جو یسوع مسیح میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں رومیوں ۳:۲۴ کیونکہ خدا نے اس کو گنہگاروں کی نجات کے لئے کفارہ ٹھہرایا ہے رومیوں ۳:۲۵۔

اس لئے اب نجات کی بیش بہا دولت مفت لُٹ رہی ہے اور صرف توبہ کرنے والے اور ایمان کا ہاتھ پھیلانے والے گنہگار کو خدا کی بخشش سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کا ذریعہ مسیحی ایمان ہے۔ اس لئے مژدہ نجات بخش یہ ہے۔ کہ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ۔ تو تم اور تمہارا گھرانا نجات پاؤ گے۔

مشنری ریویو آف دی ورلڈ بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء میں افریقہ کے ملک میں مشن کے کام کی نسبت ایک عبارت مرقوم ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کے لئے ہم یہاں درج کرتے ہیں کہ افریقہ کے بعض اضلاع ایسی دور ہیں کہ بہت تھوڑے لوگوں کو اس کام کا جو وہاں کے مشنریوں اور افریقہ کے مبشروں کے وسیلے کیا جاتا ہے کچھ پتہ ہو گا۔ پادری ٹوونڈ فریزر صاحب جو سکاچ یونائیٹڈ فری چرچ مشن سے تعلق رکھتے ہیں ایک مقام لوڈون لونگ سٹونیا سے لکھتے ہیں کہ پادری چارلس ان وڈ صاحب کے جو کسوک کا نو مشن کے نائب ہیں تشریف لانے سے عام ریوائیول شروع ہو گئی ہی تمام سٹیشنوں میں اور اوٹ سٹیشنوں میں روز مرہ دعا کی مجلسیں فراہم ہوتی ہیں۔ اور بے شمار لوگوں کے آنے کے سبب سے صرف ممبر لوگ ٹکٹوں کے وسیلے سے قبول کئے جاتے ہیں۔ اور ان ٹکٹوں کے وسیلے سے صرف ۲۵۰۰ آدمی شامل کئے گئے اور باوجود اس کے کہ تمام درس ترجمان کے وسیلے سے سنائے گئے تھے۔ بڑی عجیب تاثیر وقوع میں آئی۔ لوگ قایل ہوئے گناہوں کا اقرار ہوا اور لوگوں نے رو رو کر گناہوں سے توبہ کی اور تسلی پائی۔ اور دفعتاً ایک بڑی آندھی کی سی آواز سننے میں آئی اور یہ ۲۵۰۰ آدمی بڑے زور زور سے دعا مانگنے لگ پڑے اور بڑی جان کنی سے چلانے لگ پڑے اور بعض لوگ جسمانی طور سے بیہوشی کی حالت میں اس طور سے مبتلا ہو گئے کہ خوف زدہ ہو کر میٹنگ ختم کر دی گئی۔ اس کے بعد میں دوسری میٹنگوں میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اور اتوار کی عبادت کے لئے ۰۰۰، آدمی جمع ہوئے اور اس کا نتیجہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ پاکیزگی اور دل کا امن وچین معلوم ہوتا تھا اور خدا کے پاک روح سے تقویت حاصل کر کے گویا لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے ہیں۔

جس سالیانہ جلسے کا اشتہار گذشتہ ہفتہ میں دیا گیا تھا ۴ اپریل سے شروع ہو کر ۹ تک رہا۔ ضلع لودیانہ کے کارندے اور دیگر مسیحی اور دوسرے علاقوں کے مسیحی اور پادری صاحبان تشریف لائے رونق اچھی ہو گئی تھی حسب پروگرام کے مطابق جلسے ہوتے رہے اور عمدہ عمدہ درس پادری صاحبان کی طرف سے دیئے گئے۔ اوّل روز پادری این پی داس صاحب ساکن فیروز پور نے مسیحی نیا انسان کے عنوان سے ایک بڑا نقشہ ایک بڑے کاغذ پر لکھکر لگایا۔ اور اُس میں نہایت عمدہ تقسیمیں کر کے نئے انسان کی بخوبی تشریح کی اور اس مضمون کو بڑی خوبی سے سامعین پر ظاہر کیا اور اس کے بعد دوسرے لوگوں نے بھی مختصر تقریریں کیں اُمید ہے کہ ایک صاحب اس کا مفصل حال ناظرین نور افشاں کے لئے لکھیگا جو شایع کیا جاویگا۔ پر یہاں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہی کہ اس جلسے سے بہت لوگوں کو روحانی فایدہ پہونچا۔ پادری جے این فورمن صاحب اور پادری ویلٹی صاحب کے درس نہایت موثرانہ تھے درحقیقت یہ خادمان دین بڑے عالم و فاضل اور کلام کے سمندر میں گہرا غوطہ لگانے والے ہیں۔ جن کی ہر ایک تقریر موتی اور بیش قیمت ہیروں سے گراں قدر ہے اس نادر موقعہ کے لئے ہم بڑے شکرگزار ہیں کہ روحانی نعمتوں سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا اور موثرانہ کلام دلوں کو ہلا دینے والے اور جوش دلانے والے پیش کئے گئے اُمید ہے کہ بہت سے خواب غفلت سے بیدار ہو کر خدمت کو اور سرگرمی سمجھالیں گے اور یوں یہ جلسہ بے فائدہ ثابت نہ ہو گا۔ بلکہ برکتوں کا سبب ہو گا۔

اب یہ بھی پایا گیا ہو کہ جشن تاجپوشی کے موقعہ پر ہندوستانی افواج کا مقام ملیشمن کورٹ میں انجکیہ کیمپ ہو گا جیسا کہ سنہ ۱۹۰۲ء میں



ریویو

مراۃ القرآن:- اس نام کی کتاب پادری احمد شاہ صاحب مشنری متعلقہ ایس پی جی مشن ہمیرپور ممالک متحدہ کی مرتبہ اور مترجمہ ہے۔ یہ کتاب درحقیقت محمد صاحب کی آخری زندگی کے ۲۳ برس کے حالات کا خاصہ مرقع ہے۔ اس کے مطالعے سے بخوبی پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ محمد صاحب کو کن کن لوگوں سے سابقہ پڑا اور قرآن پر کیا کیا اعتراض اُٹھتے رہے۔ محمد صاحب کو لوگ کیا خیال کرتے رہے خدا کس طرح سے محمد صاحب کی طرف سے لوگوں کو جواب دیتا رہا۔ محمد صاحب مکہ میں کیا تھے اور مدینے میں کیا ہو گئے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے سے محمد صاحب کی ذات کی نسبت مختلف بیانات ملیں گے۔ مثلاً محمد صاحب کا صبر و حلم دیکھو سورہ لہب۔ محمد صاحب کی فرسودگی دیکھو سورہ ضحیٰ۔ ان کی اخلاقی کمزوری دیکھو سورہ عبس بنی اسرائیل۔ نور احزاب۔ تحریم۔ ان کی کمزوری دیکھو سورہ شعراء۔ نمل یونس نحل وغیرہ وغیرہ۔ پادری صاحب نے یہ کتاب شایع کر کے محاکر مسیحی مناددوں کو محمد صاحب کے حالات سے واقف کرنے کے لئے عمدہ مدد دی ہے۔ مسیحی مناددوں کو ضرور یہ کتاب منگوا کر اپنے پاس رکھنی چاہئے یہ ان کے لئے مسلمانوں کے بیچ میں کام کرتے ہوئے بڑی مدد دیگی قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک ۸ہ ہے جو پادری صاحب سے بمقام ہمیرپور لکھنے سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

ماہ فروری میں سہارنپور مدرسہ علم الٰہی سے چار جوانوں کو ڈپلومے ملے جنہوں نے کورس پورا کر کے کامیابی حاصل کی تھی وہ صاحبان ذیل ہیں مسٹر ابوالعجل نشہرہ۔ مسٹر رابرٹ ٹریک انبالہ۔ مسٹر نقیر چند انبالہ۔ مسٹر اشیوری داس ٹاہدہ۔ اس سال طلبا کا شمار اچھا ہے۔ ایک نئی عمارت کی تجویز ہو رہی ہے جس میں ۸ مجرد رہ سکیں

دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول- اوپر کے بیان سے کیسا صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے لڑائی کا کوئی موقعہ چھوڑ نہ دیا۔ بلکہ جہاں کہیں سُنا کہ کچھ خطرہ ہے تو فوراً پیشتر ہی سے تیار ہو گئے۔ اور اس طرح پر تمام عرب کے جنگ جو فرقوں کے دانت توڑ دیئے اور اپنا سکہ جمایا اور اس طرح سے اُن پر خوف طاری ہو گیا جس کا ذکر خود مسلمان اپنی قلم سے لکھتے ہیں۔ یہ بے چارہ سردار کیونکر نہ بھاگتا اس نے مسلمانوں کا جبر و ستم دیکھا ہوا تھا اس لئے بھاگنا ہی مناسب تھا۔ اور بات تو یہ تھی کہ محمد صاحب نے مخالفوں کا سر نیچا کر دیا تھا۔ اور فتح ہو گئی تھی

قولہ- عنیہ صبح سے دو پہر تک گھوڑا مارتا ہوا بدم توڑتا چلا آیا لیکن ابھی تک وہ بدستور بھاگا چلا جا رہا تھا۔ اللہ اللہ جن مسلمانوں کو عربوں نے مکے سے نکالا حبش کو بھگایا اور جن کو ہر طرح کی ایذا دینے سے دریغ نہ کی اب اُن کے رعب کا یہ عالم کہ عنیہ جیسا بہادر سوار محض وہمی تعاقب سے ڈرتا ہوا بھاگا جا رہا ہے۔ الغرض اب اعراب مسلمانوں کو آسان شکار نہیں سمجھتے تھے۔ اور مسلمانوں کا جو رعب اُن کے دشمنوں کے دلوں پر بیٹھ گیا تھا۔ وہ جیسا ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ الٰہی نصرت کا نتیجہ تھا۔ اور آخر اسی نصرت نے اُن کے تند خو دشمنوں کی آتش غضب کو ٹھنڈا کر دیا۔ اور ان ایذا دہندوں کے خونخوار ہاتھوں سے اُن کو بچا لیا

اقول- جیسا کہ ہم نے پہلے کہا کہ عرب کے فرقے اب مغلوب زیر ہو چکے تھے۔ وہ سب مغلوب ہو گئے تھے۔ اور اب اُن پر مسلمانوں کا سکہ بیٹھ چکا تھا۔ اور رعب چھا گیا تھا۔ لیکن نصرت الٰہی اس کو نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یہ قاعدے کی بات ہے کہ جس کا زور غالب آتا ہے اُس کا خوف ضرور طاری ہو جاتا ہے۔ تواریخوں کے صفحوں کے صفحے ایسے واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ یہ کوئی غیر معمولی تو بات نہیں تھی کہ جس میں نصرت الٰہی کا کام مانا جاوے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اب مسلمانوں کا اچھی طرح سے تسلط اور قبضہ ان خونخوار قوموں پر ہو گیا تھا۔ اور وہ مغلوب ہو گئی تھیں اسی لئے تو مسلمانوں کی طاقت بڑھ گئی تھی۔ اور ملکی سلطنت بھی قائم ہو گئی تھی۔ اور اُن کا دبدبہ بیٹھ چکا تھا۔ اس وجہ سے اُن پر خوف طاری تھا اور وہ ڈرتے تھے کیونکہ جانتے تھے کہ اگر اُنکے ہاتھوں پڑ گئے تو بے رحمی کا سلوک ہوگا۔ اس حالت میں اُن کا ڈرنا بجا تھا۔ اور وہ کیوں نہ بھاگتے۔ اور کیوں کسی پر اعتبار کرتے؟

قولہ- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جماعت جس میں ۳۰۰ جانباز مجاہد تھے ساحل سمندر کی طرف بھیجی تھی وہاں جا کر ان کی رسد ختم ہو گئی۔ اور وہ بھوک کے مارے اس قدر تنگ ہوئے کہ درختوں کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھانے لگے۔ اب خدا تعالیٰ کی نصرت جوش میں آئی اور جس طرح موسیٰ کی اُمت کو جنگل میں من و سلویٰ عنایت کیا تھا۔ اس طرح مثل موسیٰ کے صحابہ کو اس وقت غیب سے رزق بھیجا یعنی خدا تعالیٰ کے حکم سے سمندر کی لہروں نے کنارے پر ایک اتنی بڑی مچھلی ڈال دی جس پر اس جماعت نے پندرہ روز تک گذارہ کیا۔ بلکہ واپس آتے ہوئے کچھ حصہ بچا کر مدینہ میں لائے۔ جس میں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ حصہ لیا۔ یہ مچھلی اتنی بڑی تھی کہ لمبے سے لمبا آدمی اونچے سے اونچے اونٹ پر سوار ہو کر اُس کی پسلیوں کے نیچے سے گذر سکتا تھا۔ (ابن ہشام اور لائف آف محمد صلعم۔ صفحہ ۳۸۵

باقی آئندہ

اقتباس

ایک گم گشتہ لڑکی

ایک لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے والدین کی بڑی دولاری تھی۔ پیار کے سبب سے اُس کے والدین اُسے تنبیہ نہ دیتے تھے۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہر بات میں اپنی ضد پوری کرنے کی عادی ہوگئی۔ اور وہ یہاں تک سرکش اور آوارہ ہوگئی کہ وہ اپنے گھر سے باہر نکل گئی اور گناہ میں گرفتار ہوگئی۔ کچھ عرصہ تک گنہگار لوگوں نے اُس کی قدر کی۔ آخرکار اُنہوں نے بھی اُسے اپنے پاس سے دور کر دیا۔ اور اُس کی حالت بہت خراب و خستہ ہوگئی اب اس لڑکی نے اپنے دل میں کہا کہ میرے لئے اب کچھ باقی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ میں اپنے تئیں ہلاک کر ڈالوں۔ اور اُس نے یہ ارادہ کیا کہ مرنے سے پیشتر ایک دفعہ اپنے گھر کو دیکھ آؤں اور شاید ماں ہی دکھائی پڑے اس خیال سے وہ رات کے وقت اپنے گھر کے نزدیک گئی وہ دیکھتی کیا ہے کہ اُسکے کمرے کی کھڑکی پر بتی جل رہی ہے وہ حیران ہوئی اور جب اور آگے بڑھی دیکھا کہ دروازہ بند نہیں ہے۔ ارادہ کیا کہ اندر جاکر پھر ایک دفعہ اپنے کمرے کو دیکھ آؤں وہ ستائی ہوئی تھکی ماندی تو تھی ہی جب وہ اندر گئی تو اپنا پلنگ تیار پایا اور پلنگ پر بیٹھتے ہی سو گئی۔ صبح ہوگئی اور وہ غفلت میں سوتی رہی۔ اس کی ماں جو روز مرہ اُسکے کمرے کو دیکھنے آیا کرتی تھی جب کمرے میں آئی دیکھتی کیا ہے کہ میری پیاری بچی سو رہی ہے آہستہ سے پاس جاکر اُسے پیار کیا اور اُسے قبول کیا گویا وہ عزت حرمت سب کچھ کھو چکی تھی پر اسکو پھر گھر میں قبول کیا اور اُس کی نادانی معاف کر دی آؤ اب بھی ہمارے لئے موقعہ ہے کہ مسیح کے پاس جاویں کیسے ہی ہمارے گناہ کیوں نہ ہوں وہ ہمیں قبول کریگا اور ہمارے گناہ بخش دیگا۔ مخزن مسیح۔

مراسلات

صلیب کا بہادر

گارلٹ۔ تو کون ہے جو ایسی اندھیری رات میں مسافروں کا سد راہ ہوتا ہے۔

شخص۔ میں ابلوس کا غلام شانڈر ہوں جس کے بلوط تک تمھارے جیسے سرکشوں کے قدم آگئے ہیں

گارلٹ۔ تو کیا اب بھولے بھٹکے مسافروں پر اپنی مہربانی کرنے آئے ہو۔ ہاں۔ ہاں۔ مہربانی کرو اور ہمیں اپنا مشکور بناؤ۔

شانڈر۔ مشکور۔ اور "مہربانی" یہ کیسے الفاظ ہیں۔ یہ تو ہماری مادری زبان میں نہیں ہیں تو او۔ مسافرو تم کیسی سادہ طبیعت کے آدمی ہو کیا تم ایک ایسے شخص سے جسکے ہاتھ میں چمکتی ہوئی تلوار ہو ایسی اُمید رکھ سکتے ہو۔

سالٹ۔ ذرا آگے بڑھ کر کیا آپ جنگل کے محافظ یا مسافروں کے دیوتا ہو جس کے خوف سے زہیلے اژدہا اپنی مضبوط سانس سے ایک چیونٹی کو بھی نہیں نگل سکتا۔ پھر ہم آپ سے کیوں ایسی اُمید نہ رکھیں۔

شانڈر (تبسم کیساتھ) مجھے تمھاری زبان کی چالاکی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم کہیں کے سفیر یا جاسوس ہو تم خود سچ سچ کہو۔ کہ کون ہو ورنہ میں اپنی زبان شمشیر کو تمھارا خون چٹاؤنگا۔ اور تمھارے جسموں کو اس خاک پر بٹھاؤں گا۔

گارلٹ۔ بھولے ہوئے مسافروں کو مار کر تم کو کیا ملیگا تمھاری فیاضی سے کیا ہم ایسی ہی اُمید رکھیں۔

شانڈر۔ تم مسافر نہیں۔ جاسوس ہو۔ ہمارے مینار مقدس پر اپنے پاؤں کی گرد جھاڑنے آئے ہو میں تمھیں مار دونگا۔ اور یقیناً مار دونگا۔

سالٹ۔ تم انہیں مارو جن سے دولت یا عزت حاصل ہو اور تمھاری عیش و عشرت میں اضافہ ہو۔ ہمیں مار کر کیا لوگے

شانڈر۔ تمہیں مار کر میں اپنے دو دشمنوں کو کم کرونگا۔

گارلٹ۔ اگر تم شانڈر ہو تو تم میں فیاضی اور رحمدلی کی صفت ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ شانڈر بے شک ایک بڑا سورما ہے۔ ہم نے اُس کا نام سنا ہے وہ رحم دلی۔ فیاضی اور بہادری میں بہت مشہور ہے۔ مگر تمھاری حرکات شانڈر کی صفات کے برخلاف ہیں۔

شانڈر۔ بیشک ایک سورمے میں فیاضی اور رحم دلی کی بھی صفت ہوتی ہے۔ لیکن ایسے موقعہ پر جب کہ اُس کی آبرو پر حرف آجائے یا آجانے کا شک ہو تو اس میں ظلم کی خو بھی آجاتی ہے۔

سالٹ۔ اگر تم بیرون سالڈ جیسے بہادر کا ثانی ہونا چاہتے ہو تو شانڈر ہم بھولے ہوئے مسافروں پر رحم کرو۔ خیر میں کی خو ہمیشہ چھاڑنے کی ہے۔ وہ بھی ایک وقت رحم کو کام میں لاتا ہے مگر تم تو آدمی ہو۔ اور پھر ایک سورما۔

ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ کوئی ایک آدمی ان کی طرف لپکتے ہوئے آئے اور کہنے لگے۔ اتنی دیر تک ان بے دینوں کے ساتھ گفتگو کرنا کیا معنے۔ ان کو جلد بیڈ فیلڈ خانقاہ میں لے چلو۔ جہاں ان کی آئندہ قسمت کا فیصلہ کیا جائیگا۔ یہ ہیونلی کنگ کے راہبانہ فرقے میں سے ہیں۔ یہ کہکر ان دونوں نوجوانوں کو اُنہوں نے گرفتار کر لیا اور بیڈ فیلڈ خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جو وہاں سے قریب ہی تھی۔ باقی آئندہ

اشتہار۔ ایک لوکل ریچر جو کہ بریلی تھیالوجیکل سیمنری کا تعلیم یافتہ اور نیز عیالدار ہے وہ کچھ عرصہ سے



سیرامپور کالج

قایم کردہ پادری صاحبان کیری۔ مارشمین اور وارڈ ۱۸۱۸ء اور جو شاہی چارٹر سے ۱۸۲۷ء میں مستقل طور سے منظور ہوا۔ اعلیٰ تھیولاجیکل ڈیپارٹمنٹ میں بیچلر آف ڈوینٹی کی ڈگری کے لئے تیاری کی جاتی ہے۔

نئی سیشن برسات ٹرم جون ۱ ہے۔ لایق طالب علموں کے لئے چار وظیفے خالی ہیں جو کرسچن منسٹری میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ ان وظیفوں سے کالج کی ٹرم کے ضروری اخراجات چلتے ہیں۔ سائلوں کو گریجوایٹ ہونے کی شرط ہے۔ اور کم از کم چاہئے کہ وہ انٹرمیڈیٹ آرٹس امتحان پاس ہوں۔ اور ضروری ہے کہ درخواست کنندے اپنی چال وچلن اور لیاقت وغیرہ کی سندات جلد ارسال کریں۔

گریجوائٹس کے لئے پری لیمنری ڈوینٹی کورس کو پورا کرنے کی ضرورت نہیں ہو۔ ماسوائے اپی منسٹری یونانی نیوٹسٹمنٹ کے اور بعض حالتوں میں عبرانی اور سیراک قواعد کے۔ اور ان مطلوبہ مطالعوں کے لئے ایک چھوٹا کورس ٹھہرایا جاتا ہے۔ جو باقاعدہ سیشن کے شروع ہونے سے پہلے تیار کیا جاتا ہے چاہئے کہ تھیولاجیکل جماعتوں میں داخل ہونے کے لئے۔ درخواستیں جلد بھیجی جاویں۔ اور سکالرشپ وغیرہ کی نسبت اگر کچھ دریافت کرنا ہو تو قایمقام پرنسپل سیرامپور کالج کے پتہ پر خط وکتابت کرنا چاہئے۔

ایک ترمیم شدہ پراسپیکٹس بمعہ طالب علموں کے طریقہ تعلیم کی نسبت جلد بھیجا جاویگا۔ اور ضروری کاموں کے متعلق پادری جان ڈریک صاحب بی۔ ڈی۔ سیرامپور بنگال کو لکھنا چاہئے۔

اعلیٰحضرت بادشاہ سلامت ہندوستان میں وسط نومبر سے آخری جنوری تک قیام فرماوینگے۔

پنجاب سی۔ ای کانونشن

سنہ ۱۹۱۱ء

جگہ مشن کمپونڈ گجرات۔

تاریخ ۱۲ اپریل سے ۱۵ اپریل تک دیپلی میٹنگ ۵ بجے شام اور آخری ۷½ بجے) انتظام خوراک یورپین طرز ایک روپیہ چار آنہ یومیہ ہندوستانی طرز ہے ہم ڈیلیگیٹوں اور دوسرے صاحبان کو ان امور کی نسبت مسٹری انچارج پاسٹر دیدار سنگھ صاحب کو بمقام گجرات لکھنا چاہئے۔

یہ اُمید کی جاتی ہے کہ ایک سوسائٹی کم از کم اپنا ایک ڈیلیگیٹ ضرور بھیجے گی۔

آپ کا اس میں شامل ہونا یا دعا کرنا اس کانونشن کے لئے کامیابی کا باعث ہوگا۔

اے۔ اے۔ بسواس۔
کانونشن سکرٹری گوجرانوالہ

جناب ایڈیٹر صاحب

آپ کا پرچہ نورافشاں ۲۴ مارچ سن حال کا میری نظر سے گزرا جس میں ایک مضمون مسٹر غلیب جون کا درج تھا۔ بابت سلام کے۔ اولاً یہ لفظ عبرانی میں بالکل غلط لکھا ہوا تھا۔ اولاً عبرانی زبان داہنے ہاتھ کی طرف سے لکھتے ہیں جس طرح سے اُردو زبان لکھی جاتی ہے آنجناب نے عبرانی کو بائیں ہاتھ کی طرف سے لکھا ہے اور وہ بھی غلط ناظرین کو معلوم ہووے کہ عبرانی زبان میں شالوم بولتے ہیں۔ نہ کہ سلام۔ شالوم شیں سے لکھا جاتا ہے۔ اس طرح سے (שָׁלוֹם) شالوم۔ اور میں نے اکثر یہودیوں کو شالوم بولتے سُنا ہے۔ کیونکہ بندہ عرب یہودیوں کے بیچ میں بارہ برس رہ چکا ہے۔ ثانیاً اس لفظ کو سنکر مجھے تعجب ہوا کہ آنجناب نے سلام کو عربی لفظ قرار دیا ہے۔ مجھ کو جہاں تک معلوم ہے کہ لفظ سلام فارسی ہے۔ لیجئے عربی سلام سنئے اکثر عرب لوگ کے بیچ میں تین قسم کا سلام بولا جاتا ہے یعنے فجر کے ۶ بجے سے لیکر دن کے ۱۲ بجے تک صبحک اللہ بالخیر بولا جاتا ہے۔ یعنے صبح کی سلامتی تمھارے ساتھ ہووے یا اس صبح کو اللہ تجھ کو باسلامت رکھے پھر دو بجے دن کے لیکر آفتاب غروب تک دوسرا سلام بولتے ہیں۔ مسٰیک اللہ بالخیر یعنے شام کی سلامتی تیرے ساتھ ہووے۔ اور ۸ بجے رات سے بارہ بجے رات کو صرف بالخیر بولتے ہیں۔ یعنے اب تک صبح وشام خیریت سے گذرا۔ پھر وداع ہوتے وقت۔ یعنے جب کسی سفر کو جاتے ہیں۔ تب بولتے ہیں فی اللہ۔ یا فی امان اللہ۔ یعنے اللہ کی رحمت تیرے ساتھ ہو۔ یا اللہ کو میں نے امانت سونپا ہے وغیرہ فقط۔ ڈاکٹر۔ ٹی۔ ان

دہرہ دون میں جھنڈے کا میلہ

ناظرین اخبار کو معلوم ہووے کہ یہ میلہ خاص دہرہ دون ریلوے اسٹیشن کے قریب گوردوارے کی عالیشان عمارت کے سامنے ہرسال مارچ میں دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ اس میلے میں زیادہ تر پنجابی آتے ہیں۔ اور دہرہ دون کے قرب وجوار کے لوگ باگ بھی ریل پیل کردیتے ہیں۔ اب کی ۲۰ مارچ جھنڈہ چڑھانے کا دن تھا۔ ہرسال ایک نیا جھنڈہ اغلاف مزکر عمارت کے پچھم دروازے پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ مہنت جی اس وقت اپنا خاص لباس زیب تن کرکے گدی پر بیٹھتے ہیں۔ اور لوگ باگ اپنے مقدور کے موافق چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ اس میں ایک روپیہ تک کی تعداد کا چڑھاوا مہنت جی کا حصہ ہوتا ہے۔ اور کم وبیش پجاریوں کا۔ واضح رہے کہ مہنت

دہرہ دون میں ایک راجہ کی حیثیت برابر آمدنی رکھتے ہیں چڑھاوے کے بعد تین چار یوم تک دو دکانیں اور چبوترے لگے رہتے ہیں اور لوگ بھاگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ پانچ مشنوں کی طرف سے مبشران انجیل بڑے شوق اور جوش سے خدمت کرتے رہے دینی کتابیں فروخت کی گئیں۔ اور ہندی۔ اردو۔ انگریزی کے ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ خاص کر صبح اور شام کو قریب تین تین گھنٹے منادی کا کام ہوا۔ اور باقی اوقات میں کتابیں بیچی اور تقسیم کی گئیں۔ منادی کے وقت لوگ بڑے غور اور خاموشی نیز سنجیدگی سے سنتے تھے۔ اور اگر کوئی شخص سوال کرتا تو اس کو دانائی اور محبت سے جواب دیا جاتا۔ خدا کا شکر ہو کہ اس میلہ میں تین پھل پیدا ہوئے۔

راقم ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔

سوال غور طلب

ایس۔ پی۔ جی۔ اور سی۔ ایم۔ ایس کے انگریز اور دیسی پادری صاحبان اور خاصکر جناب بزرگ بشپ صاحب لاہور پنجاب بعدہ دیگر مسیحی بزرگان سے مؤدبانہ التماس ہے کہ کتاب مقدس میں سے حوالہ دیکر بذریعہ اخبار ہذا جواب سے مشکور فرماویں۔

اگر کسی شہر میں کوئی مشن ہو اور پادری صاحب اور قبرستان عام بھی موجود ہوں اور کوئی عیسائی مرجاوے جو اُس شہر کی موجودہ مشن سے تعلق نہ رکھتا ہو تو اس کو کون دفن کرے گا کیونکہ ایس۔ پی۔ جی کے پادری دفن کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کا بھی حکم ہے کہ عیسائی خواہ کسی مشن کا ہو۔ پادری دفن کرے گا اگر خدا نے کہیں کتاب مقدس میں حکم دیا ہے کہ دفن نہ کیا جاوے تو اس سے کل مسیحی لوگوں کو آگاہ کیا جاوے۔ اور اگر کوئی حکم نہیں ہے تو پھر ایسے لوگوں کا مسیح کیساتھ کیا حصہ ہوگا۔ جو منع کرتے ہیں۔ سائل جی۔ بی

رازوان از سید کرنال۔

کوکب ہند۔ مسیحی تجلی سے درخواست ہوگی اس سوال کو اپنے پرچہ میں جگہ دیں۔ باعث مشکوری ہے۔

روح انسانی

(سلسلہ کے لئے دیکھو مطبوعہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء)

واقعی مسئلہ روح کا حل انسانی تصدیرت سے بالاتر ہے۔ بغیر امداد کتب الہامیہ کے یہ راز سربستہ ہی رہتا ہے۔ پیروان عزازیل نے اپنی جسمانی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے یہ فاسد خیال ایجاد کیا۔ کہ ہمہ از اوست سے ہمہ اوست کے قایل ہوگئے۔ اور مخلوق سے خالق بن بیٹھے۔ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ایک محمدی صوفی صاحب یعنے حضرت شاہ شمس تبریز کے چند اشعار تحریر کرتے ہیں۔ جن کو ہمارے ہندوستان کا ہر ایک شخص جانتا اور محمدی آپکی ولایت اور مستی کے ماننے والے ہیں وہ زمانے ہیں۔

چہ تدبیر اے مسلماناں کہ من خود را نمیدانم۔
نہ ترسا و یہودی ام نہ گبرم نہ مسلمانم

نہ شرقی ام نہ غربی ام نہ بحری ام نہ بری ام
نہ از کان عراقی ام نہ از خاک خراسانم

نہ از خاکم نہ از بادم نہ از آبم نہ از آتش
نہ از آدم نہ از حوا نہ از فردوس رضوانم۔

دوئی را چوں بدر کردم یکے دیدم دو عالم را
یکے خوانم یکے بینم یکے جویم یکے دانم۔

مکانم لامکاں باشد نشانم بے نشاں باشد
نہ تن باشد نہ جاں باشد نہ باشد عشق جانانم

الا اے شمس تبریزی چرا مستی درین عالم
بجز مستی و مدہوشی دگر چیزے نمیدانم

واضح ہو کہ ان صاحبوں کا مزار مبارک شہر ملتان میں ہے جمعرات کے دن ایک ہجوم غفیر جمع ہوتا ہے اور عجیب قسم کی باتیں آپ سے منسوب کی جاتی ہیں۔ مثلاً مُردوں کا قُم باذنی کہکر زندہ کرنا۔ اور کاغذی کشتی پر سیر دریا فرمانا اور آفتاب عالمتاب کو سوا نیزے پہ لاکر کباب بھونکر کھانا۔ اس قسم کی بہت سی لغو باتیں اُن کی نسبت منسوب کی جاتی ہیں جو کسوٹی پر پرکھنے سے فوراً اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سب باتیں بے بنیاد و شکم پرست مجاوروں کی ایجاد کردہ ہیں۔ ورنہ ان بیچاروں میں ایک مکھی یا کیڑا پیدا کرنے کی قوت نہ تھی۔ فقط دعویٰ ہی خدائی کا تھا جس کی پاداش آپ کو کافی طور پر اسی زمانہ میں مل گئی۔

اے ناظرین نور افشاں میں آپ کی خدمت میں ایک اور زندہ نظیر پیش کرتا ہوں۔ تاکہ اُس ڈھول کا پول بخوبی طشت از بام ہو جائے اور ہمارے مضمون کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ موجودہ طلسم گذشتہ طلسموں سے بڑھکر ہے جو آج روشنی کے زمانہ میں اپنا افسوں پھیلا رہا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ یہ زمانہ روشنی کا زمانہ ہے۔ محمودی و عالمگیری و سکھا شاہی زمانہ نہیں کہ بخوف جان و مال ہاں میں ہاں ملادیں۔ ہمارے سروں پر سرکار انگلشیہ کا عدل و انصاف کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور ست جگ زمانہ کی بنیاد ڈالی جارہی ہے۔ ہر ایک بشر آرام سے اپنی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور ہر ایک شخص اپنے خیال کو آزادی سے بیان کر سکتا ہے۔ خداوند کریم ایسی منصف مزاج اور مہربان گورنمنٹ کو تا ابد سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

صد افسوس ہے کہ بعض اصحاب نے ابھی تک اپنی سحر بیانی سے لوگوں کو ایسا گرویدہ بنا لیا ہوا ہے کہ خود کو بیجائے خدا سمجھتے اور آنے والے غضب سے مطلق لرزاں و ترساں نہیں۔ خوف زدہ کیسے ہوں۔ وہ تو خدا سے بھی لڑنیوالے ہیں۔

میں نے بذات خود جہاں تک شاہ شمس تبریز کے خاندان کی بابت تفتیش کی ہے۔ خدا کے ساتھ مقابلہ ہی کرنے والے بہت سے پائے۔ بلکہ خدائی عہدہ غصب





کرنے والے۔ ہز ہائینس سر آغا خاں صاحب بہادر مقیمی بمبئی بھی اسی خاندان میں منسلک ہیں جن کے ہندوستان کے محمدی آج کل بلحاظ امداد و صلفات علیہ سلام بابت محمڈن یونیورسٹی ثنا خواں کرتے ہوئے حلق خشک ہو رہے ہیں۔ اسی عقیدہ والے ہیں۔ اگرچہ بظاہر مسلمان ہیں۔ لیکن اندرونی طور مجسم خدا بنے بیٹھے ہیں۔ کئی ہزار ہندو آپ کے مرید ہیں۔ جو شمسی کہلاتے ہیں۔ جن کو شب و روز اپنے خدا ہونے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ان گم گشتہ بھیڑوں کا مال وجان ہر روز کا دیدہ و دانستہ نقصان کیا جا رہا ہے اور ادھر حامیان دین محمدی کے روبرو خود کو ایک مسلمان ایرانی از اولاد حضرت علی خلیفہ چہارم بتایا جا رہا ہے۔ اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ جیسے یہ صاحب بے کرامت اور بے معجزہ ہیں ویسے ہی وہ بھی تھے۔ جن کی نسبت خلاف عقل اور بے بنیاد حکایات منسوب کی گئی ہیں۔ پس ایسا صریح دھوکا و مکر و شکم پروری کرنا ایسے جلیل القدر انسان کے لئے شرمناک بات ہے۔ یعنے ایک طرف پکا مسلمان ایرانی بننا اور دوسری طرف خود کو خدا منوانا اور اپنی تصویر کو پجوانا۔ جنت و دوزخ کا اختیار جتانا۔ منافقانہ کام نہیں تو اور کیا ہے۔ مجھ کو امید واثق ہے کہ علماء دین محمدی دربارہ خیالات سر آغا خاں صاحب تحقیقات فرما کے اپنے فیصلے سے پبلک کو مشکور فرماویں گے۔ ورنہ بوقت خاموشی علماء دین محمدی کے حق میں رند صاحب کا قول صادق آئیگا ؎

ضد اور پاس مذہب سے راستی کا خون کریں
بے خبر و بے بصر ہیں ایسے سمجھ داروں کے رنگ

جناب مرزا قادیانی صاحب دعویٰ کر کے رسوا ہو گئے۔ ویسے ہی خدائی دعویٰ کرنے والے بڑی ذلت و خواری سے پیوند خاک ہوئے لیکن وہ ذوالجلال ازل تا ابد ہے۔ اُسیکا نام مبارک ہو۔

ہز ہائینس سر آغا خاں صاحب اشعار ذیل پر غور فرما کے خدا کی خلقت پر رحم کو کام میں لا کر باطل پرستی کی تعلیم دور کر کے اپنے پیرے اس سیاہ داغ کو مٹا دیں۔

پہلے سمجھے بہت تھے عالی مزاج
دوجہاں کا جنکو ملتا تھا خراج
سوتے ہیں وہ سب آج زیر زمیں
جن کا تھا عرش معلی پر مزاج
اب اسے غافل اصل اپنا نہ بھول۔
چار دن کی بات پہ اتنا نہ بھول
ایک دن ایسی اندھیری آئے گی
خاک کو تیری اُڑائے جائے گی۔

اب ہم اپنے ناظرین با تمکین کی خدمت میں یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ زعمی خیال یعنے من خدا اور آہم برہم کہاں سے ایجاد پایا اور اس کا منبع کیا ہے؟

واضح ہو کہ جب انسان اپنی اور خدا کی نسبت سوچتا ہے تو اپنے کو دیگر مخلوقات سے اعلیٰ اور خود کو نائب خدا پاتا ہے۔ اس مقام پر تو بندگان خدا تسلیم خم کرتے ہیں۔ اور اُس کا شکریہ ادا کرتے لیکن پیروان عزازیل نے اپنی آزادی کی حدود سے متجاوز کر کے فرعون ثانی بن کر خدا بن بیٹھے۔ اور خدائی حضوری سے ہمیشہ کے لئے محروم۔ ہم اپنے بیان پر زیادہ روشنی ڈالنے کیلئے دو مثالیں لائیں گے۔ تاکہ ہمارا مطلب سمجھنے کے لئے آسانی ہو۔

اوّل۔ ریل کے انجن پر غور فرما دیں۔ اُس کی آزادی آہنی سڑک پر ہے۔ اگر وہ آہنی سڑک کو چھوڑ کر زمین پر اپنی آزادگی دکھانا چاہے تو بجز ہلاکت اور بربادی کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔

دوئم۔ مچھلی کی آزادی پانی میں ہے۔ اگر وہ پانی میں سے نکل کر تیز دھوپ میں جلتی ہوئی ریت میں کودنے اور دوڑنے لگے تو بجز موت کے اور کیا نتیجہ ہوگا؟

پس اے میرے صوفی اور ویدانتی عزیزو تمہاری آزادگی کتب الہامیہ بائبل اقدس کے اندر ہے۔ اور اس سے باہر ہلاکت اور موت ہے۔ اس سے باہر ہو کر دم مارنا فرعون ثانی بننا ہے۔ اور عالم گیری اور عبادات کا دشمن یہ سب تکبر اور خودی کا نتیجہ ہے۔ ابلیس نے کیا جو اس دنیا کا خدا کہلایا۔ اور اپنے پر ابدی ہلاکت لایا۔ نہ صرف اپنے پر بلکہ اپنے مریدوں کو بھی شامل کیا پس یہ مسئلہ کہ یہ روح انسانی ہی خدا ہے۔ بباعث جھوٹے فخر اور تکبر کے ایجاد ہوا جس میں سینکڑوں انسان پھنسکر برباد ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔ اے عزیز تکبر کرنے سے باز آؤ کیونکہ متکبر ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اُٹھاتا ہے۔
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اے ہمہ اوستی اور من خدا بننے والے اپنے اس باطل خیال کو ترک کر اور عاجز و مسکین ہو کر خدائے دوجہاں کے در کی جبہ سائی کرتا کہ وہ رحیم خدا جو کسی انسان کی ہلاکت سے خوش نہیں بلکہ اس بات سے خوش ہے کہ سارے بنی آدم نجات پائیں تجھ پر رحم فرمائے۔ اور تیری غفلت کے پردہ کو دور کرے اور اپنے مہر صداقت کو تجھ پر چمکاوے اور تجھے راہ مستقیم پر جو اس نے مسیح یسوع میں تیار کی ہے لیچلے۔

آمین۔ باقی آئندہ۔

الراقم پادری یعقوب مسیح ایس پی جی مشن جموں۔

مرحوم و مغفور

مسٹر یوسف مسیح کیٹی کسٹ ایس پی جی مشن جموں متعینہ نشناہ علاقہ جموں ریاست

میں مسٹر مرحوم کی سوانح عمری پورے طور پر نہیں جانتا اس لئے ان کے کل حالات زیر قلم لانا میرے لئے مشکل ہیں تاہم چند ایک واقعات جو چشم دید ہیں۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

آپ ایک اعلیٰ خاندان محمدیوں میں سے مسیحی تھے۔ آپ کی جائے ولادت جموں تھی۔ ١٦ سالہ عمر میں معہ والدین و برادران بمقام رڑکی ضلع سہارنپور مسیحی کلیسیا میں شامل ہوئے۔ اُردو میں عمدہ نثار تھے۔ فارسی عربی میں اعلیٰ لیاقت رکھتے تھے۔ وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبار نور افشاں اپنے نادر خیالات سے مسرت بخشا کرتے تھے۔ آپ نے ١٨٩٦ء میں شادی خانہ آبادی بمقام رڑکی ہی کی مدد بعد یعنے سنہ ١٩١٠ء میں مسز یوسف مسیح بار وہوئیں۔ مسٹر مرحوم کے دل میں دو سے تین ہونے کی اُمنگ موجزن تھی۔ سب لوگ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ اے بار خدایا فرزند نرینہ عطا کیجو۔ یہ خوشی غم و حزن میں مبدل ہو گئی۔ مسز یوسف مسیح پورے وقت پر شکم ہی میں بچہ لئے ہوئے ۱ مئی سنہ ١٩١٠ء کو راہی ملک بقا ہوئیں۔ یہ صدمہ جانکاہ آپ کو بڑا شدید تھا۔ تاہم مثل ایوب صبر و شکر کیا۔ مولا کریم کی رضا پر دم نہ مارا۔ اب تنہا ہو کر تن من خدمت خداوندی میں مصروف ہو گئے۔

(مہمان داری) آپ اوّل درجہ کے مہمان نواز تھے۔ کوئی بھائی ملے فوراً اپنے گھر لے جاتے اور خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرماتے۔ اور خدا کے کلام میں سے حکایات عمدہ طرز سے بیان کر کے مہمانوں اور دوستوں کے دل تازہ کیا کرتے تھے۔ آپ کی زبان میں خداوند نے ایسی شیرینی عطا فرمائی ہوئی تھی۔ کہ دشمن بھی دوستی کا دم بھرتا تھا۔

ایک دفعہ راقم الحروف بھی آپ کا مہمان ہوا۔ ہم قصبہ تحصیل کھوم رہے تھے۔ کہ چند دیہاتی مسیحی بھائی ملے جو اپنے کام کے لئے موضع میراں صاحب کو جا رہے تھے۔ اُن کو زبردستی اپنے مکان پر لے آئے اور خاطر تواضع میں مشغول ہو گئے۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم ایک ضروری کام کے لئے جاتے ہیں کل صبح کو لوٹ کر آئیں گے اور آپ کے پاس تھوڑی دیر ٹھہر کر اپنے گاؤں جائیں گے۔ مسٹر مرحوم نے فرمایا کہ کل دوپہر کا کھانا یہیں آکر کھانا۔ بھائیوں نے کہا ہرگز تکلیف نہ کرنا ہم کھا کر آئیں گے۔ جب شام ہوئی تو بھائی لوگ واپس آ گئے۔ اُس وقت کھانا دو آدمیوں کا موجود تھا وہی اُٹھا کر اُن کو دیدیا گیا۔ اور پھر تیار کیا۔ اور اوّل مجھے کھلایا۔ بعدہ آپ نے کھایا۔ نصف شب تک فرعون شاہ مصر کا تذکرہ رہا۔ آخرش آپ نے فیصلہ فرمایا کہ بھایو کتاب خروج پورے طور سے یہ ظاہر کرتی ہے کہ خداوند نے فرعون کو اسی لئے برپا کیا کہ اپنا جلال اُس کے وسیلے سے ظاہر کرے۔ اگر وہ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کی مخالفت نہ کرتا۔ تو بھی اُس کے وسیلہ خدا ہی کا جلال ظاہر ہوتا۔ لیکن چونکہ اُس نے اپنا دل خداوند کے لئے بند کر لیا۔ اور خداوند نے بھی اپنی رحمت اُس پر سے اُٹھا لی۔ تب وہ سخت ہو گیا۔ اور اُس پر بھی خدا ہی نے اپنے مقصد کو پورا کیا اور بذریعہ اُس کے اپنے طرح طرح کے کرشمے ظاہر فرمائے اور اپنے ہی نام کو بزرگی دی۔ ہم سب اس دلیل سے قائل ہو گئے۔

(آپ کا چلن) نیک چلنی میں تو وہ ضرب المثل تھے بھائی بہن اُن کا تکیہ کلام تھا۔ نیک چلن آدمی ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔ پہلے جب آپ پشناہ میں مقیم ہوئے تو لوگ مسیحیوں سے بڑی نفرت کرتے تھے۔ اور آپ کو رہنے کے لئے جگہ نہ دیتے تھے بڑی مشکل سے ایک چھوٹا سا مکان جس میں بمشکل دو چارپائی آتی تھیں۔ ایک روپیہ ماہوار پر ملا۔ لیکن چند ہی عرصہ میں آپ کی محبت و ملنساری نے غیر اقوام کے دل کو تسخیر کر لیا۔ حتیٰ کہ ایک محمدی اسباب اُٹھا کر اپنے گھر لے گیا۔ اور کہا آپ میرے گھر رہیں۔ چند مدت بعد پھر ایک ہندو نے اپنا پکا مکان مسٹر موصوف کی رہائش کے لئے خالی کر دیا۔ آجکل تو باشندگان پشناہ آپ کے افعال کریمانہ اور اوصاف حمیدہ کو دیکھکر ایک دن کی جدائی گوارا نہ کرتے تھے۔

(مذہبی گفتگو) خداوند نے آپ کو مذہبی گفتگو کرنے میں کمال مہارت بخشی تھی۔ محمدی صاحبان تو آپ کو مولوی صاحب پکارا کرتے تھے۔ اکثر اوقات اپنے ادق مسائل انہیں سے حل کرایا کرتے تھے۔ اور ان کا فیصلہ سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا تھا۔

جب کبھی آپ کسی مخالف سے گفتگو کرتے تو عجیب ڈھنگ سے کرتے تھے۔ وہ طرز انہیں پر ختم تھا۔ خداوند مسیح کی بہرود ذات مخالف پر اس طور سے بیان کرتے تھے۔ کہ نتو اُسے دیگر سوال کرنے کی حاجت ہوتی۔ بلکہ بجز تسلیم کے کوئی چارہ ہی نہ ہوتا تھا۔ آپ جب کبھی راجہ کرشن و راجہ رام چندر اور حضرت محمد صاحب کا مخالفین کے سامنے ذکر کرتے تو آپ کے اعتراضات شیرینی کا مزہ دیا کرتے تھے۔ اور مخالف آپ کی طرز کلامی اور علمی معلومات کی داد دیتے تھے۔

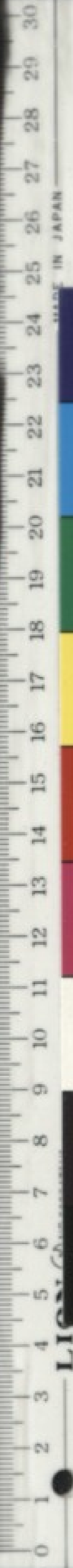
(قوت دماغیہ) آپ کا دماغ اعلیٰ درجہ کا تھا۔ جوابات کرنی خوب سوچ بچار کر کیا کرتے تھے۔ قوت حافظہ از حد تھی۔ قرآن اور بائبل کے مقامات بہت یاد تھے۔

(پوشش) آپ سادہ پوشاک زیب تن رکھتے تھے۔ زیادہ تر پنجابی جوتی استعمال کرتے تھے۔ انگریزی پوشاک دیسی بھائی کو پہنے ہوئے دیکھکر برا مناتے تھے۔

(علمی لیاقت) اُردو۔ فارسی۔ شاستری۔ اور انگریزی میں اعلےٰ لیاقت رکھتے تھے۔ کشمیری اور پشتو میں بھی گفتگو کر لیا کرتے تھے۔

(مطالعہ) کتب بینی بھی آپ پر ختم تھی ایک دفعہ میں نے اُن کو ۵۰ صفحہ کی کتاب دی۔ چار بجے شام کے اُنہوں نے مجھے واپس کر دی میں حیران رہ گیا اور کہا کہ کیا آپ نے کھنٹہ میں ساری کتاب کی سیر کر لی۔ تو آپ نے جواب دیا ہاں۔ میں نے متفرق مقامات سے دریافت کیا تو وہی کہا جو کتاب میں درج تھا۔ بیشک وہ مطالعہ کرنے میں بڑے تیز اور نماز و دعا کرنے میں بڑے سرگرم تھے۔

(یادگار) آپ کا کوئی لڑکا لڑکی نہیں۔ البتہ حقیقی رشتہ دار بہت ہیں۔ جو اکثر پنجاب میں متفرق جگہوں پر آباد ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی ایس۔ پی جی مشن جموں کے پادری انچارج ہیں۔ مسیح ہے۔



صدیق مرجاتے ہیں۔ مگر ان کے پھل نہیں مرتے۔ ویسے ہی آپ کا نیک نمونہ جموں کی کلیسیا میں ہمیشہ زندہ رہیگا۔ فقط۔ الراقم الحروف مارک رشید

ایس۔ پی۔ جی مشن جموں۔

وفات

اگرچہ لفظ موت ایک ڈراؤنی اور ہیبتناک ہے لیکن بندگانِ خدا متعلقاً اس سے نہیں ڈرتے بلکہ محبوب کے ملنے کا ذریعہ تصور کرکے مثل ایوب ہر ایک تکالیف کے اُٹھانے کو خوشی اور موت کو تو وہ قدم آگے ہی بڑھکر لبیک کہتے ہیں۔

ناظرین اخبار ہذا کو معلوم ہو کہ مسٹر یوسف مسیح کیٹیکسٹ متعلقہ ایس۔ پی۔ جی مشن جموں متعینہ لشناوہ بعارضہ نمونیہ مبتلا ہوکر مورخہ ۲۱ مارچ کی شب کو بوقت ۱۱ بجے اپنے برادر پادری یعقوب مسیح اور ضعیفہ والدہ صاحبہ کو تسلی دیتے ہوئے راہی ملک بقا ہوئے۔ ہائے تک زبان سے نہ نکلا بلکہ مسکراتے مسیح خداوند کی حمد وستائش کرتے ہوئے رخصت ہوگئے مسٹر موصوف مرحوم اُردو فارسی میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ اکثر کبھی کبھی اپنے خیالات بذریعہ اخبار ظاہر فرماکر ہم کو محظوظ فرمایا کرتے تھے۔

اپنی بیوی سے ساڑھے دس ماہ بعد اس دنیا فانی سے کوچ فرمایا آپ کا نیک چال وچلن قابل تقلید اور تعریف تھا اور ایسے ہر دلعزیز تھے کہ گئی ایک ہندو وغیرہ بھی باران رحمت ہی میں دفن تک ساتھ دیا۔

اے ناظرین اخبار ہذا خداوند کو اپنی اپنی دعاؤں میں پکاریئے کہ مسٹر مرحوم کے رشتہ داروں کو اپنا اطمینان اور صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

مبارک ہیں وہ مردے جو خداوند میں مرتے ہیں۔ ہاں وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں۔

الراقم مارک رشید

ایس پی جی مشن جموں

ملک کنعان کی سیر

تمام دنیا میں جہاں انجیل جاتی ہے اس شہر کا تذکرہ ہوتا ہے۔ عید تولد یعنے کرسمس کے موقعہ پر دنیا کے کروڑوں آدمیوں کی توجہ اس شہر پر ہوتی ہے میکاہ ۵: ۲ کی نبوت اسی شہر میں پوری ہوئی۔ اے بیت اللحم افراتہ ہر چند کہ تو یہوداہ کے سرداروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو تو بھی تجھ میں سے وہ شخص نکل کے مجھ پاس آویگا جو اسرائیل میں حاکم ہوگا۔ اُس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے۔

آفتاب صداقت کے طلوع ہونے کا مشرق یہی ہے بابرہویں صدی میں یہاں ایک رومی بشپ رہتا تھا۔ خداوند کی پیدائش کی جگہ کا گرجا مشرق حد پر ہے۔ یہاں آرمینیں رومی گریک چرچ والوں کے گنونٹ ہیں۔ خاص چرنی والی غار کا گرجا تمام کلیسیاؤں کا مشترکہ (شاملات) ہے یہ گرجا سن ۳۳۰ء میں کونسٹنٹائن اعظم نے بنوایا تھا۔ اُس کی عمارت نہایت عالیشان اور خوبصورت ہے۔ سنگ مرمر کے ستونوں پر یہ گرجا قائم ہے صلیبی زمانہ میں اس میں تصاویر بنائی گئیں۔ گرجے کے جنوب مغربی دیوار میں ایک کتبہ ہے جس پر کندہ ہے کہ اُس کو اُن لوگوں نے بنایا جنکا نام صرف خداوند جانتا ہے سنہ ۱۱۶۹ء میں افرائیم نام کاریگر نے اُس کے اندر مینا کاری کا کام بنایا۔ اُس کی چھت انگریزی بلوط کی لکڑی کی ہے۔ غار کا اندرونی گرجہ جو سطح زمین سے ۲۰ فٹ نیچے ہے چٹان میں کھودا ہوا ہے۔ اُس کے اندر تمام کام اٹلی کے سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ اُس کے اندر قیمتی خوبصورت جھاڑ۔ فانوس۔ لمپ اور جھاڑیں لگی ہیں۔ اس گرجا کے اندر مشرقی جانب ایک ستارہ بنا ہوا ہے۔ اس کے گرد یونانی میں کندہ ہے کہ یہاں بطور مقدسہ مریم سے یسوع مسیح مجسم ہوا

باقی آئندہ۔

شعر وسخن

نالۂ بلبل اسیر

منت پر ہوں میری حالت پہ نظر کر صیاد
قید کر بند سے تو مجھ کو رہا کر صیاد

دل مرا دیکھ کے قیدی مجھے رو دیتا ہے
خستہ حالی پہ مری کچھ تو رحم کر صیاد

ہر تڑپ مجھ کو چکھاتی ہے مزا نشتر کا
ہمتیں جیسے چھا کرتی ہیں مجھ پر صیاد

حاجت آب نہیں مجھ کو قفس کے اندر
خون دل آنکھ سے تر کرتا ہے بہکر صیاد

جان جاتی ہے مری چھوڑ دے ورنہ ظالم
خون ناحق پہ پڑیگا مرا تجھ پر صیاد

کیا خطا مجھ سے ہوئی قید کیا جو تونے
رحم نہ آیا نہ تجھے کچھ بھی ستمگر صیاد

تذکرہ خوبی گلہائے چمن سن سنکر
گدگدی میرے تھی دل میں پہ منظر صیاد

حسرتیں میری تمنا مری ارماں میرے
ہائے نکلے نہ ذرا بھی تیرے ڈر پر صیاد

جان جو کسوں میں پھنسا یکو مری صد افسوس
کھینچ لائی مجھے کیوں بوئے گل تر صیاد

دل بھرا جاتا ہے رونے دو مجھ کو دھوؤں
روئے گل اشک سے کہ باد صبا تر صیاد

کاش پروانہ ہی ہوتا کہ شمع کے آگے
حال بھی ہوتا میں کہ اُس جلکر صیاد

گل کے ان کے نہ دو ناملہ کو تنہا میں کب
نہ ترے ظلم سے مرتا یوں تڑپ کر صیاد



مضامین

کفارہ

کیا نمک بہ کاروں سے نہ بھر جاتا تو کیا شائید یہی نتیجے نکلتے اگر جہاں کا منصف یونہی گناہ کو معاف کر دیا کرتا۔

آلاخر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مسیح کیسا بے عیب شخص گذرا کہ اُس نے صاف دعویٰ کیا تھا کہ میں اپنی جان سارے بنی آدم کے واسطے کفارہ دیتا ہوں دیکھو رومیوں ۵:۱۹۔ اپطرس ۲:۲۴ سے ۲۴ متی ۲۰:۲۸۔ یوحنا ۱۰:۱۱ و ۱ یوحنا ۲:۲ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ انجیل میں اُس کی موت کا کیسا مفصل اور عجیب بیان ہے۔ ہاں انجیل میں اُس کی اخلاقی تعلیم کی نسبت اُس کی موت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اُس نے جی اُٹھنے کے بعد اپنے شاگردوں کو انبیا کے صحیفوں کی طرف اشارہ کر کے سکھایا کہ ضرور تھا کہ مسیح دُکھ اُٹھائے اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے اور ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی مُنادی اُس کے نام سے کی جائے مثلاً اُن میں سے ایک نبی یسعیاہ نے کئی صدیاں پیشتر مسیح کی موت کے بارہ میں یہ فرمایا وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کُچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سزا ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا اور خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُس پر لادی دیکھو یسعیاہ ۵۳:۵ و ۶ عبرانیوں ۱۰:۴ و ۵ میں یوں لکھا ہے کہ ہو نہیں سکتا کہ بیلوں اور بکریوں کا لہو گناہوں کو مٹائے۔ اسلئے وہ یعنی مسیح دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہے کہ ذبیحہ اور ہدیہ تو نے نہ چاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

ہندوؤں کی عقل ماری گئی

دنیا تو یہ کہہ رہی ہے کہ ہندو عقل و علم میں بڑھے ہوئے ہیں اور کہ انہوں نے یہ کیا وہ کیا۔ مگر جب ہم ہندو قوم کی عقل وغیرہ موجودہ حالت پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ترقی چوڑ معلوم ہوتی ہے۔ ہر ایک قوم کی زندگی کا دارومدار اس قوم کی عورتوں کی حالت پر ہے اگر اس قوم کی عورتیں زندہ درگور ہیں تو بس اسی قوم کا جنازہ جلد ہی اُٹھیگا۔ ہندو قوم کی جاگرت اور ستھا جو ظاہر ہو رہی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو تباہی کی ادستھا ہے آجکل ہندو قوم میں داوے پوتی کا پیالہ خوب زوروں پر ہے۔ کوئی نہ کوئی خبر سننے میں آہی رہتی ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اب ہندوؤں کی عقل ماری ہی گئی ہے۔ ایک کھتری خاندان کی بیوہ استری اپنی سات سالہ کنیا کو لیکر موضع شوک ضلع گجرات میں گئی۔ اُس روز ۲۰ بھاگن تھا۔ ۲۲ بھاگن کو سُنا گیا کہ اُس سات سالہ کنیا کی شادی ایک ساٹھ سالہ بوڑھے کھتری سے کر دی۔ شادی کی رسم بھی ایک عجیب طریقہ سے ادا کی گئی۔ ایک بند مکان میں سات سالہ کنیا اُس کی ماں ساٹھ سالہ بوڑھا دولھا اور ایک پنڈت داخل ہوئے۔ دروازہ مکان بند کر دیا گیا۔ پنڈت جی نے اپنے وید بنائی گنیش کی پوجا کی اور معصوم کنیا کو عمر بھر کے لئے ایک بوڑھے کے ساتھ جوڑ دیا۔ دولھا کا نام رجن داس ہے۔ اور یہ شخص دولت مند ہے۔ چنانچہ تبلایا جاتا ہے کہ اُس کی جائیداد نصف لاکھ سے کم نہیں۔ ایک دولت مند بوڑھے کی شادی کا ہونا صاف ظاہر کرتا ہے کہ بیوہ ماتا نے محض دھن کے لالچ سے اپنی بے زبان بچی کو کوئیں میں دھکیل دیا۔ ہندوؤں کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ وبائیں ہند پر اسی سبب سے نازل ہوتی ہیں۔ جو اس وقت لاکھوں کنیا اس پوتر قوم کے واسطے غرق ہونے کی دعائیں مانگ رہے ہیں۔ پس اگر ہندو قوم کی یہی حالت رہی تو آج نہیں کل غرق ہو جاویگی (شانتی)

مقدمہ بم کا فیصلہ (سخت سزائیں) علاقہ بمبئی کے مقام

پنڈہار پور کے گولہ بم کا مقدمہ سشن جج شولاپور کی عدالت میں کئی ہفتوں سے چلا آرہا تھا۔ جو سماعت کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ منجملہ ایک درجن ملزموں کے تین نے بریت پائی۔ اُن کے مخالف ثبوت ناکافی تھا نام یہ ہیں۔ ہیرا شہاب الدین تمبولی۔ ماما تیماپا۔ جسونت بابو اور سندر باقی کل نو ملزمین پر دفعہ ۱۲۱ (الف) یعنے تاریک سلطنت کا جرم صحیح نکلا۔ اور یہ ثابت پایا گیا ہے کہ ان کمبختوں نے ملک معظم کے خلاف جنگ کی سازش میں حصہ لیا۔ تاکہ انگریزوں کی حکومت مٹا کر راج حاصل کیا جاوے۔ چنانچہ سشن جج بہادر نے قید سخت کی حسب ذیل سزائیں دیں جگوان اباجی کھوڑے۔ وشنو گنیش کورولکر اور ہری چپاری۔ ان تینوں کو ۸۔ ۸ سال قید کا حکم دیا گیا۔ گنیش کینکر کو ۱۰ سال پنڈورگھو ناتھ اچاری (عمر ۶۰ برس) کو سات سال۔ عالم شیر شہاب الدین تمبولی کو چار سال۔ سکھا رام سنار کو ۳ سال۔ نامدیو مہر اور نامدیو سکھا رام کو ۲۔ ۲ سال کی سزا ہوئی۔ مسٹر ہاروے صاحب کا فیصلہ بہت طول ہے وہ فلسکیپ کے ایک سو ورق پر لکھا گیا۔ اس میں باغیانہ سازش کی کیفیت بروئے شہادت کے تفصیلوار دی گئی ہے۔ اور ملزموں کی وبعض کی وکلاء کی جرح بھی درج کی گئی ہے۔ ملزموں پر پہلے تین الزام عاید تھے۔ وہ زیر دفعات ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - الف تعزیرات ہند تھے لیکن بروئے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری کے ان الزاموں کی سماعت ضروری نہیں سمجھی گئی۔ عبرت کے لئے وہ

سزائیں کافی سمجھی گئی ہیں۔ ملزموں کی فہرست سے ظاہر ہے کہ ان میں ہندو اور مسلمان دونوں کا حصہ تھا۔ ان میں ادنیٰ پیشیوں کے کم ذات بھی شامل تھے۔ وہ غالباً اہل سازش کی چکنی چپڑی اُمیدوں پر گمراہ ہوگئے تھے۔ وہ شاید خیال کرتے ہیں کہ حکومت گردی کے بعد حکومت سوراج میں عمدہ عمدہ عہدے حاصل کرینگے۔ اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہوگی۔ ملزم نمبر ۱ (مسمی بھگوان) بالکل نابالغ ہے باعث نہ ہونے کے سشن جج بہادر کے نزدیک قابل رحم ہے ہر چند سرغنہ سازش کی پاداش میں آٹھ سال کی سزا دی گئی ہے۔ لیکن جج صاحب نے اُس کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اس کے حق میں سرکار دو تہائی سے تخفیف کی سفارش کرینگے۔ ان سزاؤں سے امید ہے کہ مفسدانہ خیالات کے حضرات کو عبرت ہوگی۔ (اخبار عام)

شہنشاہ ہند کی آمد کی یادگار میں ایک نرالا ہندو سکول

رائے بہادر پراگ نرائن مالک نولکشور پریس لکھنؤ نے اخبار پاؤنیر میں ایک تجویز پیش کی ہے کہ ملک معظم کی یادگار میں غریب اور اوسط درجہ کے ہندوؤں کے لئے لکھنؤ میں ایک سکول قائم کیا جاوے۔ جو بیس لاکھ روپیہ جمع کرکے اس کے سود سے چلایا جاوے اس فنڈ میں عام لوگوں سے چار آنہ سے لیکر پانچ روپیہ تک لئے جاویں سکول میں دس کلاس ہونگی۔ جس میں انگریزی اور صوبہ کی زبان سیکھنا لازمی ہوگا۔ آٹھویں جماعت کے بعد صنعتی تعلیم بھی دیجائے گی فیس کی مقدار ۱ر سے ۸ر تک ہوگی اگر کافی روپیہ جمع ہوگیا تو بعض لڑکوں کو کتابیں نصف قیمت پر دیجاوینگی۔ اور جو لڑکے غریب فیس وغیرہ نہ دے سکینگے وہ مفت پڑھائے جاوینگے۔ اور ان لڑکوں کو کپڑے بھی ملیں گے۔ اور بورڈنگ ہوس میں بغیر معاوضہ رہنے کی اجازت ہوگی۔ راجگان و مہاراجگان اس فنڈ میں جس قدر فیاضی سے چندہ دینا چاہیں دے سکتے ہیں رائے بہادر نے اس کے متعلق پبلک سے رائے دریافت کی ہے اور بہت جلد ایک کمیٹی اس کے چندہ جمع کرنے کی غرض سے تحریک کی ہے۔ سکول جارج پنجم کے نام سے قائم ہوگا۔ (ہندوستان)

پولیس کے صافے دیسی ہونے چاہئیں

صوبجات متحدہ کی کونسل میں آنریبل منشی نرسنگھ پرشاد نے سوال کیا کہ پولیس میں جو صافے استعمال کئے جاتے ہیں وہ دیسی ساخت کے ہوتے ہیں یا ولایتی۔ اگر ولایتی ساخت کے ہیں تو کیوں بمبئی سے نہیں لئے جاتے جواب دیا گیا کہ صافے ولایتی ساخت کے نہیں۔ ابھی اس قسم کا کپڑا ہندوستانی کارخانوں سے مل نہیں سکتا۔ گورنمنٹ تحقیقات کر رہی ہے کہ بمبئی کے کارخانے ایسا کپڑا مہیا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ مگر ابھی یہ تحقیقات مکمل نہیں ہوئی۔ (ہندوستان)

لاہور و پنجاب

مردم شماری پنجاب

پنجاب کے مفصلہ ذیل اضلاع و دیگر ریاستوں کی مردم شماری حسب ذیل معلوم کی گئی ہے۔

نام ضلع یا ریاست	آبادی سنہ ۱۹۱۱ء مرد	عورت	کل تعداد	کمی یا زیادتی بمقابلہ سنہ ۱۹۰۱ء
کرنال	۴۳۷۷۵۹	۳۶۱۲۲۴	۷۹۹۸۸۳	۸۳۴۵۴
گجرات	۴۰۰۷۰۷	۳۴۴۸۴۶	۷۴۵۵۵۳	۴۹۹۵
جھنگ	۲۷۷۱۰۹	۲۳۸۵۰۱	۵۱۵۶۱۰	۹۰۰۷۶
ریاست لوہارو	۹۹۳۸	۸۶۲۱	۱۸۵۵۹	۲۳۳۰
دوجانہ	۱۳۳۲۸	۱۳۰۹۷	۵۳۸۵	۱۳۱۱
ریاست پٹودی	۱۰۱۵۰	۹۳۹۳	۹۵۴۳	۲۳۹۰
ریاست کلسیہ	۳۱۴۱۴	۲۴۷۰۱	۵۵۹۱۵	۱۱۲۲۶
ریاست فریدکوٹ	۷۳۸۹۳	۵۶۴۸۱	۱۳۰۳۷۴	۵۲۹۲
گوڑگانواں	۳۴۴۵۵۳	۳۰۰۷۲۰	۶۴۳۱۷۳	۱۰۳۰۳۵
انبالہ	۳۹۳۸۱۵	۲۹۵۷۱۱	۶۸۹۵۳۰	۳۶۳۹۴
جالندھر	۴۴۹۸۶۳	۳۵۲۳۵۳	۸۰۲۲۲۶	۱۱۵۳۶۰
امرتسر	۴۹۶۲۵۸	۳۸۴۳۳۸	۸۸۰۷۲۸	۱۴۳۹۰
ملتان	۴۴۳۶۳۳	۳۶۹۹۹۷	۸۱۳۶۲۹	۱۰۳۱۰۳
ریاست جیند	۱۳۹۹۳۷	۱۲۱۷۸۱	۲۶۱۷۱۸	۱۰۲۷۵
رہتک	۲۹۱۲۵۵	۲۵۰۲۳۴	۵۴۱۴۸۹	۸۹۱۸۳
ریاست نابھہ	۱۳۹۲۰۶	۱۰۹۵۹۶	۲۴۸۸۰۲	۴۹۱۳۷
ریاست پٹیالہ	۶۹۳۶۷۸	۶۱۵۲۰۳	۱۴۰۷۸۸۲	۱۸۸۸۱۰
لاہور	۵۹۳۹۰۶	۴۴۰۷۹۰	۱۰۳۳۶۹۶	۹۵۸۱
لاہور شہر	۱۴۳۰۳۵	۸۵۲۷۳	۲۲۸۳۱۸	۲۵۳۵۴
دہلی	۳۶۴۳۱۹	۲۹۳۴۰۸	۶۵۷۶۲۷	۳۱۳۱۲
دہلی شہر	۱۳۳۸۴۲	۹۷۰۱۷	۲۳۲۸۵۹	۲۴۲۴۳
حصار	۴۲۸۵۱۴	۳۷۶۶۱۰	۸۰۵۱۲۴	۲۲۵۳۵
سیالکوٹ	۵۴۲۱۰۴	۴۲۷۴۰۹	۹۶۹۵۱۳	۱۰۴۳۹۶
گوجرانوالہ	۵۱۸۲۴۹	۴۰۴۳۶۷	۹۲۲۶۱۶	۸۷۸۸۸
جہلم	۲۷۸۶۸۲	۲۳۲۹۲۱	۵۱۱۶۰۳	۱۰۱۷۹
اٹک	۲۷۳۱۲۷	۲۴۶۰۵۶	۵۱۹۰۸۳	۵۴۶۵۳
میانوالی	۱۸۰۰۵۷	۱۶۱۳۲۹	۳۴۱۳۸۶	۳۹۵۷۹
مظفرگڑھ	۳۰۸۳۸۵	۲۶۱۰۷۵	۵۶۹۴۶۰	۴۱۷۷۹
ڈیرہ غازی خاں	۲۶۳۳۱۴	۲۳۶۴۴۴	۴۹۹۸۵۸	۲۸۰۷۶
بلوچی علاقہ	۱۷۱۷۲	۱۳۴۱۵	۸۵۸۷	۴۵۰۰
ریاست ناہن	۷۶۰۹۲	۶۲۵۰۶	۱۳۸۵۸۴	۳۸۷۷
ریاست منڈی	۹۳۶۷۸	۸۷۴۳۲	۱۸۱۱۱۰	۷۰۶۵
ریاست کپورتھلہ	۱۵۰۳۷۸	۱۱۷۸۶۶	۲۶۸۲۴۴	۴۶۱۰۷
راولپنڈی	۹۶۲۳۵	۲۵۱۰۹۹	۵۴۷۳۱۴	۱۱۳۸۵
بہاولپور	۴۳۰۰۹۹	۳۵۰۲۹۵	۷۸۰۳۹۴	۱۵۹۵۱۷

گلدستۂ اخبار

برما میں سلسلہ ٹریموے میں خاطر خواہ کامیابی اور آمدنی پائی جاتی ہے۔ پچھلے سال رنگون کے ٹریموے پر ۳ لاکھ مسافروں نے سفر کیا۔ اور ان کے کرایہ سے تین لاکھ ۱۰ ہزار ۵۵۹ روپیہ وصول ہوا۔ بمقابلہ سال ماسبق کافی بیشی و ترقی ہے۔ خاص منڈالے میں سنہ ۱۹۰۴ء کی ماہ جولائی میں برقی ٹریموے جاری کی گئی۔ پہلے ہی سال میں قریب ساڑھے ۹ لاکھ مسافروں نے سفر کیا۔ جس کے بعد شہر منڈالے سے پرانے قصبہ تک ایک شاخ بنائی گئی یہ ۲ میل لمبی تھی۔

دہلی کے مسٹر ڈانگی لال ویٹا ورمل کو مجسٹریٹ صاحب بہادر نے زیر دفعہ ۲۸۷ پانچ سو روپیہ جرمانہ کیا۔ ۲۶ ماہ جون سنہ ۱۹۱۰ء کو اس کارخانے نے پیٹرولیم تیل کی حفاظت کرنے میں کوتاہی کی جبکہ اس کے حادثوں سے ایک آدمی جل گیا اور آگ کے بھڑکنے سے جھلس گیا تھا۔ اس حادثہ کے مفصل حالات پیشتر شائع ہو چکے ہیں۔ عدالت کا خیال ہو کہ اگر مالکان کارخانہ پہلے سے احتیاط رکھتے تو ایسا حادثہ ہرگز وقوع میں نہ آتا۔ یہ سزا صرف بے احتیاطی کے جرم میں دی گئی ہے۔ تاہم رسیدہ بورڈ لائے ورے بجز گورنمنٹ کے مقولہ پر عمل کرنا چاہئے۔

عثمانی وزارت جنگ نے یورپ کے کارخانوں کو اطلاع دی ہے کہ اپنے اپنے کارخانوں کی توپوں اور دیگر سامان اسلحہ کی قیمت معہ فہرست پیش کریں۔ کیونکہ سلطنت عثمانیہ عنقریب ایک عظیم مقدار میں سامان جنگ خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

گذشتہ چہارشنبہ کی رات کو جو مسلسل بارش ہوتی رہی تھی۔ اسی کی اثنا میں موچی دروازہ

لاہور کے اندر گلی لوہاران کے ایک مکان میں کبوتروں کی چھتری پر بجلی گری اور چھتری سے اتر کر ایک لڑکی کے کھلے ہوئے بالوں کو کسیقدر جلاتی ہوئی کمرہ کا چکر کاٹ کر جب باہر نکلی تو اس مکان کے دروازہ اور دیوار کو توڑ گئی اور برابر کا مکان اُس کے صدمہ سے بنیاد تک ہل گیا۔ لیکن غنیمت ہے کہ کوئی شدید جانی یا مالی نقصان نہیں پہونچا۔

اخبار فرنکفورٹ لکھتا ہے کہ آستانہ کی فوجی و دیگر یقین ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جو ترکی فوج یمن کی مہم پر بھیجی گئی ہے۔ وہ باغیوں کی تمام طاقت کو اچھی طرح پامال کر دے گی اور باغی لوگ اُس کا دیر تک مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ یہ فوج ان سابقہ افواج سے بہت سی باتوں میں فائق ہے جو وقتاً فوقتاً یمن بھیجی گئی تھیں۔ جبکہ ان کے بھیجنے میں بڑا تردد واقع ہوتا تھا۔ اور پھر وہ غیر منتظم حالت میں ناکافی غذا اور نکمے اسلحہ کے ساتھ بھیجی جاتی تھیں۔

جدہ کا نامہ نگار مظہر ہے کہ ترکی فوج نے باغیوں کے مقابلہ میں سخت شکست کھائی۔

آئیندہ مالی حال میں ۱۵ لاکھ روپیہ سے پہاڑی توپخانہ کے لئے ہاؤٹزر توپیں اور قریباً (۷۰۰۰۰) پونڈ کی رقم سے چھوٹی ۳۰۳ کی رفلیں اور گورہ فوج کے لئے (۷۶۰۰) پونڈ کی رقم سے نئی نمونہ کی سنگین اور (۱۰۰۰۰) پونڈ کے خرچ سے ویپ ایکوپمینٹ کی خریداری منظور ہوئی ہے

ضرورت واسطے کار خداوند

صاحبان کو معلوم ہو کہ بندہ آنریری طور سے خداوند کی خدمت ہر جگہ پھرتے ہوئے کرتا ہے۔ اور اس خدمت کے متعلق نہایت ضرورت اشیاء مندرجہ ذیل کی ہے۔ اور میں آسمانی باپ سے مانگتا ہوں۔ اور آپ صاحبان سے بھی التماس ہو کہ آپ کی بھی درخواست ہمارے ساتھ ہو کر وہ اشیائے مذکورہ جلد اپنے کام کے لئے ہمارے پاس بھیج دے۔ یقین ہے کہ وہ بہت جلد بھیجیگا۔

تفصیل اشیاء

(۱) ایک درجن تصویرات مونٹیڈ شدہ سے اسکول کے بڑے بڑے تصویر۔ مثلاً مسیح کی پیدائش کا مسیح کی صلیبی موت۔ مسیح کا زندہ ہونا۔ مسیح کا آسمان پر جانا اور مسیح کے معجزات وغیرہ وغیرہ۔

(۲) ایک ہاتھ کا باجا کنسرٹینا۔

(۳) چند اقسام کی ادویات بخار کی دوا۔ پلیگ۔ درد سر درد شکم۔ درد دندان۔ درد چشم۔ پینٹ وغیرہ وغیرہ جو صاحب ان میں سے کوئی چیز بھیجیں گے اُن کا شکریہ ادا کیا جائیگا۔

خوشنگار مسیح درویش۔ ایس۔ ایل۔ تاج گنج۔ آگرہ

رسید زر

بابو باشی رام سنہ ۱۹۱۱ء [illegible] مسٹر وارث الدین سنہ ۱۹۱۱ء [illegible]
پادری جے این اخند معہ بقایا [illegible] بابو سچا سنگھ سنہ ۱۹۱۱ء [illegible]
بابو حمید الدین سنہ ۱۹۱۱ء [illegible] مشن اسکول (الف) ۲
کابلی سنہ ۱۹۱۱ء [illegible] ڈاکٹر ابراہیم حبیب سنہ ۱۹۱۱ء [illegible] سرائی
مینویل سنہ ۱۹۱۱ء [illegible] پادری بی۔ اے تھرن واسطے
ریڈنگ روم دگورا سنہ ۱۹۱۱ء [illegible] لالہ بدھامل سنہ ۱۹۱۱ء [illegible]
مسٹر نصیر الدین سنہ ۱۹۱۱ء [illegible] پادری ٹی نیف سنہ ۱۹۱۱ء [illegible]
پادری قاسم علی سنہ ۱۹۱۱ء [illegible]
رانی صاحبہ لیڈی ہرنام سنگھ " [illegible]
مسٹر ویلا رنگ یوسف " [illegible]
بابو بصیری سنگھ " [illegible]
پادری وائی ٹیل " [illegible]
پادری ای۔ ایل۔ پورٹر معہ بقایا " [illegible]
پادری سی بوپ واسطے داد و ایندکیولرام " [illegible]
پادری جے۔ جے ٹیلر " [illegible]
منشی گنگا بخش " [illegible]



روح القدس کی بھرپوری

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب شاگردوں کو گواہ بننے سے پیشتر اس کی ایسی سخت ضرورت تھی۔ تو کتنا زیادہ ہمیں اس کی ضرورت ہے

(ب) ہر ایک ایماندار کا حق ہے۔

اعمال ۲: ۳۹۔

"تم روح القدس انعام میں پاؤ گے اس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمھاری اولاد اور اُن سب دور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خداوند ہمارا خدا بلاوے"

باوجود ایسے صاف وعدے کے اگر ہم روح القدس کی معموری حاصل نہ کریں تو یہ ہماری قصور ہے۔

(ج) حکم ہے۔

افسی ۵: ۱۸

"شراب پی کے متوالے نہ ہو کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ۔"

جب خداوند حکم دیتا ہے تو اس حکم کے بجالانے کے لئے جس طاقت کی ضرورت ہے۔ اُس کا وعدہ بھی اس میں موجود ہے۔

سیوم۔ معموری حاصل کرنے کی شرائط۔

الف۔ توبہ

اعمال ۲: ۳۸

"توبہ کرو اور تم میں ہر ایک گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے"

توبہ سے مراد ہے دل کی تبدیلی۔ گناہ کی نسبت۔ تبدیلی مسیح کی نسبت۔ اصلی تبدیلی یہ ہے کہ انسان تمام قسم کے گناہ سے ہٹ کر خدا کی طرف پھر جائے۔ گناہ کا ترک اور مسیح کو قبول کر لینا اس میں شامل ہے۔

(ب) اعمال ۵: ۳۲۔

تابعداری

"روح القدس بھی گواہ ہے جسے خدا نے انہیں بخشا ہے جو اسکی تابعداری کرتے ہیں"۔

تابعداری سے مراد ہے کہ ہم اپنی مرضی۔ اپنا آپ اور اپنا سب کچھ خدا کے تابع کریں۔ اور اس کو اپنا مالک خداوند اور بادشاہ قبول کریں۔ تابعداری سے یہ بھی مراد ہے۔ کہ تمام باتوں میں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی خدا کی مرضی کو جو اُس کی روح کے وسیلے کلام میں ظاہر کی گئی ہے بجا لاویں

(ج) لوقا ۱۱: ۱۳

خاص دعا۔

"کتنا زیادہ وہ تمھارا آسمانی باپ انہیں جو اس سے مانگتے ہیں روح القدس دیگا"

(الف) روح القدس کی معموری کیلئے خاص دعا

اکثر کہا جاتا ہے کہ جب روح القدس پہلے سے ہی موجود ہے اور ہر ایک ایماندار میں روح القدس ہے تو ہمیں روح القدس کے واسطے دعا مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب (۱) روح القدس کے ایماندار کو ملنے اور روح القدس کی خاص بھرپوری میں امتیاز کیا گیا ہے۔

(۲) کلام میں صاف طور پر مندرج ہے "خدا انہیں جو اُس سے مانگتے ہیں روح القدس دیگا"۔

(۳) اعمال کی کتاب میں بہت جگہ مندرج ہے۔ کہ روح القدس کی بخشش عموماً دُعا کے متعلق یا دعا کے جواب میں دی گئی۔

دیکھو اعمال ۱: ۱۴ و ۲: ۱، ۴ و ۴: ۳۱ و ۸: ۱۵، ۱۷

(ب) روح القدس کی معموری کے لئے گہری اور دلی خواہش

جب تک کہ کوئی شخص یہ خیال نہیں کرتا کہ میں بغیر اس بخشش کے کسی طرح سے گذارہ نہیں کر سکتا۔ تب تک وہ اس کو حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہش جتنی گہری اور دلی ہوگی اسی قدر دعا کی روح کام کرے گی

(ج) دُعا ایمان سے ہونی چاہئے۔

مرقس ۱۱: ۲۴ "میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ ہم کو ملگیا اور تمھارے لئے ہو جاویگا"۔

یعقوب ۱: ۶و۷ "ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اُچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملیگا۔ وہ شخص دودلا ہے اور اپنی ساری باتوں میں بے قیام"۔

ایمان سے دعا مانگنے کی نسبت یوحنا کہتا ہے۔

دیکھو ۱ یوحنا ۵: ۱۴ و ۱۵

"ہمیں جو اس کے حضور میں دلیری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر اُس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے۔ تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے مانگا ہے وہ پایا ہے"۔

جب ہم نے روح القدس کی بھرپوری کے لئے دعا مانگی ہو تو ہم یقین کریں کہ ہم نے اُس کی مرضی کے مطابق مانگا ہے۔ جس کا اُس نے صاف الفاظ میں وعدہ کیا ہے۔ اور اُس نے ہماری دعا سن لی ہے۔ اسواسطے ہم کو روح القدس کی بھرپوری ملگئی ہے پس ہم اب سے روح القدس سے معمور زندگی بسر کریں۔

حاصل کلام

(۱) خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے تئیں اور اپنا سب کچھ اُس کے سپرد کریں۔

(۲) جب ہم اپنے تئیں اور اپنا سب کچھ اُس کے سپرد کرتے ہیں تو وہ قبول کرتا ہے۔

(۳) جسکو وہ قبول کرتا ہے اُسکو ضرور روح القدس سے بھر دیتا ہے

(۴) جسکو وہ روح القدس سے معمور کرتا ہے اُسکو استعمال بھی کرتا ہے

راقم پادری۔ این۔ پی۔ داس
پاسٹر کلیسیا فیروز پور شہر۔

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار بے سنڈے اسکول

۲۵ عدد فی ہفتہ سال تمام کے لئے

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے اسکول سبق

۵۲ ہفتوں کیواسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۱۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف عہ اور محصولڈاک۔

یہ سبق اُردو اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ہوجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں۔

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ بھیجنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لی جاوے گی وی پی کے ذریعے۔

قوت کی گولیاں

ون آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر ریمن کی تیار کردہ قوت کی گولیاں ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو چکی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں خاص ہیں انگلستان سے منگا کر گولیاں بنی ہیں۔ جو خون کے ساتھ مل کر رگ اور خون کو طاقت دینے کا وصف رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی دفعہ سے فایدہ معلوم ہوتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ پر رونق اور بحالی میں ضعیفی کی حالت ٹوٹ کر جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ درعہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنہ ۵؍

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی سے فایدہ دکھاتی ہیں۔ مفت امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت اُن کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں خواہ اردو یا انگریزی میں نام و پتہ صاف طور پر لکھئے۔ پتہ لکھنے میں مقام و ڈاکخانہ و ضلع لکھئے المشتہر۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۶۳ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر وہ طالب علم ایک ہی خانہ کے ہوں لیعہ ہوا نیاوہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ ما متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا نعہ سے ماعہ کرونول لعہ۔ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی بیکروے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے اور ۳۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور تقریباً آدھا لاکھ روپیہ سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس اردو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک　　　　اٰر

ہندوستان و پنجاب　　　　عہ　　　　عہ

غیر ممالک سے　　　　ع

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ۓ	صہ	ۓ
چوتھائی کالم	صہ	ۓ	لیعہ
نصف کالم	ۓ	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مار

ایکدفعہ کیلئے فی سطر ۲ر لیکر یہ ہے کہ کسی ششماہی کیلئے لیا جا یگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دانیل برادرز چھپا۔

